روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 23 جون 2010ء 10 رجب 1431 ہجری 23 احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 133

عالمی امن کی تعلیم

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔

آج کے دن تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام اور اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے اس شہر میں اور اس مہینہ میں واجب الاحترام ہے۔

(بخاری کتاب المناسک باب الخطبۃ ایام منیٰ حدیث نمبر:1623)

یتیم کی تکریم وعزت نفس

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یتیم کی تکریم وعزت نفس کا ذکر فرمایا ہے اور تکریم نہ کرنے والوں کو عذاب کی خبر دی ہے۔ فرمایا۔ اور جب (خدا) اسے (انسان) آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کے رزق کو تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے (بلاوجہ) میری بے عزتی کی۔ (خدا بلاوجہ سزا نہیں دیتا) بلکہ (قصور تمہارا اپنا ہی ہے کہ) تم یتیم کی عزت نہیں کرتے تھے۔

(سورۃ الفجر آیات 17-18)

اسی طرح فرمایا۔ پس وہی ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے۔ (سورۃ الماعون آیت نمبر 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس آیت میں ایسے بے دینوں کا ذکر ہے، جن کی علاوہ اور نشانیوں کے ایک بہت بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھتکارتے ہیں۔ پس یہ بھی ایک ایسی برائی ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ معاشرہ کی گراوٹ اور بربادی کی ایک علامت ہے۔

پس اعلیٰ معاشرے کے قیام کیلئے اس برائی کو دور کرنے کی بہت کوشش ہونی چاہئے۔ کیونکہ یتیموں کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے جماعت میں سے قربانی کا مادہ ختم ہو جاتا ہے اور جو یتیم ہیں اگر ان کے حقوق کی ادائیگی نہ کی جائے تو ان کی ترقی میں روک بن جاتا ہے۔ انہیں آگے بڑھنے سے محروم کر دیتا ہے اور اگر اس کا صحیح طور پر سدباب نہ کیا جائے تو امیر غریب کے فاصلے بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں اور پرامن معاشرے کی بجائے فسادی معاشرہ جنم لینا شروع کر دیتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 26 فروری 2010 مطبوعہ الفضل 13 اپریل 2010ء)

پس ہمیں یتیموں کی تکریم اور ان کی عزت نفس کا ہر طرح خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

35 واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی 2010ء

منعقدہ 25,26,27 جون بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ مورخہ 25,26,27 جون 2010ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں رونق افروز ہوں گے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن اس موقع پر جلسہ سالانہ جرمنی کے Live پروگرام ٹیلی کاسٹ کرے گا۔ ان کے علاوہ بعض دیگر ریکارڈنگز بھی نشر کی جائیں گی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

جمعۃ المبارک 25 جون 2010ء

4:50 سہ پہر	پرچم کشائی
5:00 سہ پہر	**خطبہ جمعہ حضور انور براہ راست**
8:00 رات	تلاوت قرآن کریم وترجمہ
8:10 رات	نظم
8:20 رات	تقریر: مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب (اردو)
8:50 رات	نظم
9:00 رات	تقریر: مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی (اردو)
9:30 رات	نظم
9:40 رات	تقریر: مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب (اردو)

ہفتہ 26 جون 2010ء

1:00 دوپہر	تلاوت قرآن کریم
1:10 دوپہر	نظم
1:15 دوپہر	تقریر: مکرم مولانا طاہر احمد صاحب (اردو)
1:45 دوپہر	نظم
1:50 دوپہر	تقریر: مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب (اردو)
2:25 دوپہر	تقریر: مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (جرمن)
3:00 دوپہر	**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب**
6:30 شام	تقاریر اہم ملکی شخصیات
8:00 شام	مجلس سوال وجواب (جرمن زبان)
9:30 رات	تلاوت قرآن کریم
9:40 رات	نظم
9:50 رات	تقاریر اہم ملکی شخصیات
10:20 رات	تقریر: مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب (اردو)

اتوار 27 جون 2010ء

1:00 دوپہر	تلاوت قرآن کریم اور نظم
1:20 دوپہر	تقریر: مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب (اردو)
1:50 دوپہر	نظم
2:00 دوپہر	تقریر: مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب (اردو)
2:30 دوپہر	نظم (جرمن)
2:40 دوپہر	تقریر: مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی

اختتامی اجلاس

7:15 رات	تقاریر اہم ملکی شخصیات
7:45 رات	تلاوت قرآن کریم
8:00 رات	نظم
8:30 رات	**اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

فقط ایک مولا ہے جو داد رس ہے

وہ پیارے جو اپنے ہی خوں میں نہائے
بہت خوں رلایا بہت یاد آئے

ہے جانا تو سب کو ہے اک دن وہاں پر
ہے خوش بخت جو سرخ رو ہو کے جائے

بلاوا انہیں آ گیا آسماں سے
وہ قربان گاہ میں نہا دھو کے آئے

خدا کو وہ پھولوں سے زیادہ حسیں ہیں
معطر ہیں جو زخم سینے پہ کھائے

یہ مولا کا ہے فضل جس کو نوازے
جسے چاہے جامِ شہادت پلائے

نہیں کہنا مردہ وہ زندہ ہیں بر حق
انہیں مل گئے اپنے رازق کے سائے

بہت مضطرب ہوں گے آقا ہمارے
خدایا نہ ان پہ کوئی آنچ آئے

گرا ارضِ کابل پہ خونِ شہیداں
وہاں اک صدی سے بھلے دن نہ آئے

یہ پودا خدا کا لگایا ہوا ہے
جو آئے مقابل وہی منہ کی کھائے

وطن ہے مسلسل عذابوں کی زد میں
خدایا ہٹادے نحوست کے سائے

یہ کس درسگاہ نے تراشے ہیں شیطاں
فرشتے جنہیں ایک پل کو نہ بھائے

(مومن) تو کیا وہ تو انساں نہیں ہیں
جو بیدردی سے اتنی لاشیں گرائے

خدا پر ہی چھوڑا ہے انصاف اس کا
جو ظالم نہتوں پہ گولی چلائے

ہم عاجز ہیں کمزور کیا لیں گے بدلہ
وہ قاہر شریروں پہ بجلی گرائے

فلک گیر ہے آہِ مظلوم و بے کس
جو ہم کو ستائے خدا سے ہی پائے

فقط اپنے مولا سے فریاد کی ہے
بہت ہم نے سجدوں میں آنسو بہائے

تڑپ کر بہت ہم نے کی ہیں دعائیں
ہلائے ہیں عرشِ الٰہی کے پائے

فقط ایک مولا ہے جو داد رس ہے
نہ کام آئے مشکل میں اپنے پرائے

لہو کے پیاسو، درندو، لٹیرو
بہت گھر اجاڑے بہت دل دکھائے

نہ جانے ہو تم کس بلا کے پیاسے
بہت سینے چیرے کلیجے چبائے

یہ قربانیاں رنگ لائیں خدایا
زمیں اپنی تا آسماں پھیل جائے

حفاظت کی نصرت کی چادر عطا کر
نہ ظالم کوئی ہاتھ ہم پر اٹھائے

خدایا فتوحات ایسی دکھا دے
ہر اک پونچھ لے آنسو اور مسکرائے

ا۔ب۔ ناصر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جرمنی کے 29 دورہ جات

مجالس سوال و جواب، مجالس عرفان، جلسہ و اجتماعات

میں خطابات اور بیوت الذکر کا سنگ بنیاد و افتتاح

پہلا دورہ اگست 1982ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد جرمنی کا پہلا دورہ مورخہ 13/اگست تا25/اگست 1982ء کو کیا۔ آپ نے ہمبرگ میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور پھر فرینکفرٹ تشریف لے گئے۔18/اگست کو فرینکفرٹ کے میئر سے ملاقات کی۔19 اگست کو یہاں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔3 ستمبر 1982ء کو حضور دوبارہ جرمنی میں تشریف لائے اور4 ستمبر 1982ء کو واپس تشریف لے گئے۔

دوسرا دورہ دسمبر 1984ء

دوسری مرتبہ حضور 16 تا 24 دسمبر 1984ء کو جرمنی میں تشریف لائے۔16 تا18 دسمبر ہمبرگ میں قیام فرمایا، احباب جماعت کو مجالس عرفان سے مستفیض کیا اور بیت الذکر کے لئے نئی جگہ خریدنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی۔18 دسمبر کو بذریعہ کار 4 بجے شام فرینکفرٹ تشریف لائے۔اسی دن ایک لبنانی دوست نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ 20 دسمبر کو غیر از جماعت احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد کی۔21 دسمبر کو بیت نور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اسی دن ایک لبنانی خاندان نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ 24 دسمبر کو آپ سوئٹزرلینڈ کیلئے روانہ ہوگئے۔

تیسرا دورہ ستمبر 1985ء

آپ نے تیسرا دورہ 17 تا25 ستمبر 1985ء میں فرمایا۔17 ستمبر کو حضور نے کولون مرکز کا افتتاح فرمایا۔ 18 ستمبر کو حضور ہمبرگ تشریف لائے۔ یہاں 19 ستمبر کو پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔20 ستمبر کو حضور برلن تشریف لائے۔21 ستمبر کو یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور دیوار برلن کا معائنہ کیا۔ پھر آپ فرینکفرٹ تشریف لائے۔22 ستمبر کو حضور نے گروس گیراؤ مرکز کا افتتاح فرمایا۔ 24 ستمبر کو آپ میونخ تشریف لائے۔25 ستمبر کو یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔سوال و جواب کی مجلس بھی ہوئی۔

چوتھا دورہ اکتوبر 1986ء

1986ء میں یورپین ممالک کی مجالس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع جرمنی میں منعقد ہوا۔حضور نے مورخہ 24/اکتوبر کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اور یہ آپ کا چوتھا دورہ جرمنی تھا۔ 27/اکتوبر کو میونخ مشن ''المہدی'' کا افتتاح فرمایا۔ اسی دن پریس کانفرنس منعقد کی۔ 28 اکتوبر کو آپ فرینکفرٹ تشریف لائے۔نو بجے شام گروس گیراؤ شہر کے شعبہ تعمیرات کے چیئرمین Herr Gerd اور ان کی بیگم نے آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور آپ کو گروس گیراؤ شہر کی شیلڈ پیش کی۔29/اکتوبر کو حضور بیلجیئم اور ہالینڈ کیلئے روانہ ہوگئے۔

پانچواں دورہ اپریل 1987ء

جماعت احمدیہ جرمنی کا بارھواں سالانہ جلسہ مورخہ 17/اپریل 1987ء کو ہوا جس کا افتتاح حضور نے خطبہ جمعہ سے کیا اور آپ کا جرمنی کا پانچواں دورہ تھا اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ کے علاوہ احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد کی۔ اس دورہ کے دوران پانچ جرمن و عرب احباب بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔اس دورہ کے بعد آپ ہالینڈ تشریف لے گئے۔

چھٹا دورہ مارچ، اپریل 1988ء

آپ 28 مارچ سے 3/اپریل 1988ء تک جرمنی تشریف لائے اور جرمنی کے تیرھویں جلسہ سالانہ کو رونق بخشی۔ یہ آپ کا چھٹا دورہ تھا۔گروس گیراؤ کے میئر نے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا اور یادگاری شیلڈ پیش کی۔ آپ نے میئر کو قرآن کریم کا تحفہ دیا۔ 29 مارچ 1988ء کے روز بعض ممتاز جوں نے آپ سے ملاقات کی اور بعض امور سے متعلق تفصیلی گفتگو کی اسی روز مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور نیشنل عاملہ جرمنی کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔شام کو احباب نے انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کیں۔30 مارچ 1988ء کو حضور مع اراکین قافلہ بذریعہ ٹرین ہمبرگ تشریف لے گئے بیت فضل عمر سے نئے مجوزہ مشن ہاؤس کی عمارت دیکھنے گئے اور بعد ازاں جرمن ماہر تعمیرات جناب Zimmermann کے ساتھ گفتگو کی۔ بعد ازاں احباب جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا۔اس دورہ میں بعض جرمن اور افریقی احباب کے علاوہ شہر کیل Kiel کی ایک ممتاز شخصیت سے بھی ملاقات کی۔اسی روز رات ساڑھے گیارہ بجے بذریعہ ٹرین واپس فرینکفرٹ تشریف لے آئے۔31 مارچ کو مکرم سید خاور احمد صاحب واقف زندگی کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ دعوت ولیمہ کے موقع پر حضور نے دیکھا کہ آپ کیلئے تو میز پر دستر خوان لگایا گیا ہے اور دیگر مہمانوں کیلئے نیچے دستر خوان لگایا گیا ہے۔حضور نے یہ طریق ناپسند فرمایا اور کمال شفقت سے اپنے احباب کے ساتھ نیچے بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا۔اسی روز حضور نے دوبارہ نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی میٹنگ طلب فرمائی۔ جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ہوٹل Frankfurter Hof میں استقبالیہ دیا گیا۔ اس موقع پر جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔یکم اپریل کو آپ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جمعہ کے بعد جلسہ سالانہ سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد دوبارہ ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔اسی روز شام ساڑھے آٹھ احباب جماعت کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ 2/اپریل کو جلسہ گاہ کے پنڈال میں جرمن مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی نیز اسی روز شام کو احباب جماعت کے ساتھ مجلس عرفان کیلئے رونق افروز ہوئے۔3/اپریل کو ایک ایرانی خاتون کی درخواست پر اس کے خاوند کی عیادت کیلئے ہسپتال Uniclinic تشریف لے گئے۔تقریباً پندرہ منٹ عیادت کی اور دعا کے ساتھ ساتھ اس کیلئے ادویات بھی تجویز کیں پھر وہیں سے ناصر باغ جلسہ کے خطاب کیلئے تشریف لے گئے۔ یہ ایرانی دوست جلد ہی بفضل اللہ تعالیٰ صحت یاب ہوکر گھر آگئے۔ حضور نے اسی روز لجنہ اماء اللہ سے بھی خطاب فرمایا۔ اس دورہ کے دوران دو عرب اور ایک روسی دوست کو حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ساتواں دورہ فروری 1989ء

آپ نے جرمنی کا ساتواں دورہ مورخہ 14 تا 16 فروری 1989ء میں فرمایا۔

آٹھواں دورہ مئی 1989ء

حضور جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے چودھویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مئی 1989ء میں جرمنی تشریف لائے۔12 تا14 مئی تین دن تک جلسہ سالانہ کے حاضرین کو اپنے خطابات سے نوازا۔ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کے مرکز ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہوا تھا۔اس موقعہ پر حضور نے جرمنی بھر میں سو بیوت الذکر تعمیر کرنے کی تحریک فرمائی۔ مجالس عرفان اور غیر از جماعت کے ساتھ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔اس دورہ کی جھلکیاں مقامی ٹیلیویژن پر دکھائی گئیں نیز متعدد اخبارات میں شہ سرخیوں سے خبریں شائع ہوئیں۔

نواں دورہ ستمبر 1989ء

حضور نے جرمنی کے نواں دورہ مورخہ 15 تا17 ستمبر 1989ء کو فرمایا۔اس دورہ میں آپ نے خدام الاحمدیہ کے یورپین اجتماع میں شرکت فرمائی۔15 ستمبر کو فرینکفرٹ کے میئر جناب Dr.Moog سے ملاقات کی۔ اپنے دورہ کے اختتام پر سکنڈے نیویا ممالک روانہ ہوتے وقت Nordenstadt کے میئر جناب Volker Schmidt سے ملاقات فرمائی۔

دسواں دورہ مئی، جون 1990ء

جماعت احمدیہ جرمنی کی دعوت پر حضور 30 مئی 1990ء کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کیلئے تشریف لائے۔ پہلے دن انسانی حقوق کمیشن کے چیئرمین سے ملاقات کی، دوسرے روز جرمنی کے بعض قانون دانوں نے حضور سے ملاقات کرکے تبادلہ خیالات کیا۔یکم جون کو جلسہ سالانہ کے افتتاح سے قبل ناصر باغ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔جلسہ کے تینوں دن یعنی یکم سے تین جون تک حاضرین سے خطاب فرمایا۔اس کے علاوہ جرمن احباب سے انگریزی میں خطاب فرمایا اور مجلس سوال و جواب منعقد کی۔اس کے علاوہ افریقی و ترک احباب سے ملاقات کی۔3 جون کو مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی بچی کے ایک نواحمدی مکرم ولید طارق صاحب سے نکاح کا اعلان فرمایا۔5 جون کو آپ بذریعہ ہوائی جہاز برلن تشریف لے گئے اور وہاں امریکی اور جرمن احباب کے ساتھ سوال و جواب منعقد کی۔ آپ نے مشرقی برلن جاتے ہوئے ایک سڑک کے کنارے مشرقی بلاک میں دین حق کی سربلندی کے لئے پرسوز دعا کی۔6 جون کو صبح دس بجے لندن کے لئے روانہ ہوگئے۔

گیارھواں دورہ ستمبر 1990ء

اس سال مجلس خدام الاحمدیہ کی دعوت پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خدام الاحمدیہ جرمنی کے گیارھویں سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے دوبارہ جرمنی تشریف لائے۔ آپ نے اجتماع سے تینوں دن خطاب فرمایا۔12 ستمبر کو شہر Dietzenbach کے میئر سے ملاقات فرمائی اور جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد کی۔13 ستمبر کو پہلی دفعہ مشرقی جرمنی کے صوبہ Thuringen کے دارالحکومت Erfurt کا دورہ کیا۔ یہ کسی خلیفۃ المسیح کا مشرقی جرمنی کا پہلا دورہ تھا۔ وہاں دیگر اہم شخصیات

کے علاوہ لارڈ میئر جناب Huge سے ملاقات کی اور جرمن احباب کے ساتھ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں نشست کا انعقاد ہوا۔ نیز پروٹسٹنٹ گرجا کے نائب بشپ سے ملاقات کی۔

بارھواں دورہ مئی 1991ء

مئی کی 7 تاریخ کو حضور نے نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی اور جائزہ لیا۔ 8 مئی کو ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ 9 مئی کو بارھویں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے مقام اجتماع پر انتظامات کا معائنہ کیا۔ اسی دن پانچ عرب دوستوں نے شرف بیعت حاصل کیا۔ 10 مئی کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نیز اجتماع کے تینوں دن خطابات سے نوازا اور پروگراموں میں شرکت کی۔ 11 مئی کو ایک اخبار Mainz Post کے نمائندہ Mr. Tilmanspitze کو ملاقات کا شرف بخشا اور اسی دن غیر از جماعت احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب منعقد کی۔ اس دورہ کے دوران ایک سیاسی پارٹی کے صدر Stuber اور صوبہ ھیسن کے Erster Kreistagsabgeordnete سے ملاقات کی۔ 13 مئی کو بعض اہم قانون دانوں کے ساتھ کھانے میں شرکت فرمائی۔ 14 مئی کو حضور لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔

تیرھواں دورہ اگست، ستمبر 1991ء

1991ء میں 29 اگست تا 5 ستمبر حضور نے جرمنی کا تیرھواں اور اس سال کا دوسرا دورہ فرمایا جس کے دوران جماعت احمدیہ جرمنی کے سولہویں جلسہ سالانہ منعقدہ 30 اگست تا یکم ستمبر میں شمولیت فرمائی۔ جلسہ کا افتتاح خطبہ جمعہ سے فرمایا۔ یکم ستمبر کو اختتامی خطاب فرمایا ”دین حق کی عالمگیر فتح کا دعا سے گہرا رشتہ ہے“ اس دورہ میں حضور کولون، کوبلنز، فرینکفرٹ اور ہمبرگ کے شہروں میں بھی تشریف لے گئے۔ روسی احباب کے ساتھ دعوت اللہ کے سلسلہ میں نشست منعقد کی۔ پانچ افراد نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

چودھواں دورہ ستمبر 1992ء

حضور نے جماعت احمدیہ کے سترھویں جلسہ سالانہ منعقدہ 11 تا 13 ستمبر 1992ء میں شمولیت فرمائی۔ یہ آپ کا چودھواں دورہ جرمنی تھا۔ 11 ستمبر کو خطبہ جمعہ میں فرمایا ”جرمنی کو حقیقی عبادت گزاروں کی بہت ضرورت ہے“۔

پندرھواں دورہ مئی 1993ء

حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع منعقدہ 28 تا 30 مئی 1993ء میں شرکت فرمائی۔ 29 مئی کو اطفال وطالب علموں کے ساتھ مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا۔ 31 مئی کو 4000 سے زائد بوزنین افراد کے ساتھ نشست میں شرکت فرمائی پہلے انٹرنیشنل کبڈی ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا۔

سولھواں دورہ ستمبر 1993ء

1993ء میں آپ دوسری مرتبہ ستمبر میں تشریف لائے۔ یہ آپ کا سولہواں دورہ جرمنی تھا۔ اس دورہ میں آپ نے اٹھارہویں جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت فرمائی۔ تینوں دن شرکاء جلسہ سے روح پرور اور ولولہ انگیز خطابات کئے اور احمدی اور غیر احمدی احباب کے ساتھ مجالس عرفان منعقد کیں۔ تمام کارروائی بشمول عالمی بیعت ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ براہ راست نشر کی گئی۔ 1496 افراد نے آپ کے دست مبارک پر براہ راست بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

سترھواں دورہ مئی 1994ء

23 اور 24 مئی 1994ء کی درمیانی شب حضور کی لندن سے روانگی ہوئی۔ آپ نے جرمنی وہالینڈ کا دورہ فرمایا۔ خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع میں شمولیت فرمائی۔ 26 مئی کو آپ نے مقام اجتماع کا معائنہ فرمایا 27 مئی کو خطبہ جمعہ ناصر باغ جرمنی میں دیا اور اجتماع کا افتتاح بھی فرمایا نیز تینوں دن اجتماع سے خطاب بھی فرمایا۔ 28 مئی کو مہمانوں کے ساتھ مجالسِ سوال وجواب منعقد کیں۔ ان مجالس کے اختتام پر 984 افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

اٹھارھواں دورہ اگست ستمبر 1994ء

ماہ اگست میں حضور نے اس سال کا دوسرا دورہ اور مجموعی طور پر اٹھارھواں دورہ جرمنی فرمایا۔ 25 اگست 1994ء کو حضور نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت فرمائی۔ 2 ستمبر کو خطبہ جمعہ ہمبرگ میں دیا۔

انیسواں دورہ ستمبر 1995ء

6 تا 20 ستمبر حضور نے جرمنی کا انیسواں دورہ فرمایا۔ 8 ستمبر کو جلسہ سالانہ جرمنی بمقام من ہائیم میں خطبہ جمعہ میں قیام عبادت کی طرف توجہ دلائی۔ مورخہ 15 ستمبر 1995ء کو خطبہ جمعہ سٹی ہال اوفن باخ میں دیا جس میں آپ نے فرمایا ”دشمن کے منصوبے کے آغاز سے پہلے ہی محتاط انداز میں تدبیر کرنی چاہیے۔ لوگ وسیع پیمانے پر سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں اور دشمن بہت غیظ وغضب میں مبتلا ہے“۔

بیسواں دورہ مئی 1996ء

مورخہ 17 مئی 1996ء بروز جمعہ لندن سے حضور کی جرمنی وغیرہ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہ آپ کا بیسواں دورہ جرمنی تھا۔ 18 مئی کو آپ کا ہمبرگ میں ورود مسعود ہوا۔ 20 مئی کو Hildesheim روانگی، وہاں بوزنین البانین احباب کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ اسی رات ایک بجے آپ نے فرینکفرٹ میں ورود مسعود فرمایا۔ 24 مئی خطبہ جمعہ بادکروزناخ میں ”جھوٹ کے خلاف جہاد“ کے موضوع پر دیا اور فرمایا۔

وہ جھوٹ جو فائدہ نہ دے وہ بولا ہی نہیں جاتا۔ ......جھوٹ کی زمین سے ہی تمام بدیاں پھوٹتی ہیں ......اگر آپ جھوٹ کا منہ دیکھیں گے تو جنت کا منہ نہیں دیکھیں گے......پس یاد رکھو کہ جھوٹ کوئی معمولی بیماری نہیں یہ ایسی بیماری ہے جو ہر شرک کی جڑ اپنے اندر رکھتی ہے ......جھوٹے لوگ نہ اپنے ماں باپ کے ہوتے ہیں، نہ خدا کے ہوتے ہیں ......روزانہ جتنی مرتبہ آپ کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوا تنی مرتبہ ہی آپ شرک میں مبتلا ہوتے ہیں ......تمام یورپ میں میرے نزدیک جرمن قوم سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہے......سچ بولیں، سچا کردار بنائیں، سچ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں......اگر آپ نے کامیاب داعی الی اللہ بننا ہے تب بھی آپ کو سچ کی طرف آنا پڑے گا ...... بڑی نگرانی اور بیدار مغزی کے ساتھ جھوٹ سے اپنے معاشرے کو پاک کرنا آپ پر لازم ہے...... یاد رکھیں اللہ سے سچا تعلق صادق کا ہی قائم ہوا کرتا ہے ......تمام انسانی فساد کی جڑ جھوٹ ہے......فحشاء بھی اسی لئے جھوٹ کی ایک بدترین قسم ہے......ایک سادہ آدمی جو جھوٹا نہ ہو وہ قانع ضرور ہوا کرتا ہے......پس جماعت جرمنی کو خصوصیت کے ساتھ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو اس سے بھی بڑھ کر اپنی تعلیمی ذمہ داری یہ بنالینی چاہئے کہ وہ جھوٹ کے خلاف ایک جہاد شروع کریں گے۔

آپ نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے بھی خطاب فرمایا۔ 25 مئی 1996ء کو بادکروزناخ میں بوزنین احباب کی آپ کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ اسی دو پہر ایک بجے عربی، فرانسیسی، جرمنی اور ترکی زبان کے احباب سے مجلس سوال وجواب میں آپ نے شرکت فرمائی۔ سہ پہر 4:30 پر جرمن احباب کی مجلس میں شرکت فرمائی، شام کو مجلس عرفان منعقد ہوئی اور پھر آپ واپس فرینکفرٹ تشریف لائے۔

اکیسواں دورہ اگست 1996ء

21/اگست 1996ء کو آپ کا دوبارہ جرمنی میں ورود مسعود ہوا۔ یہ آپ کا اکیسواں دورہ جرمنی تھا 23 اگست کو جلسہ جرمنی کا افتتاح فرمایا اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا 30/اگست کو آپ نے میونخ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

بائیسواں دورہ مئی 1997ء

ماہ مئی میں حضور نے جرمنی کا دو ہفتے کا دورہ کیا۔ 23 تا 25 مئی 1997ء خدام الاحمدیہ کا اجتماع بادکروزناخ میں منعقد ہوا جس میں حضور نے شرکت فرمائی کاسل شہر میں مجلس سوال وجواب میں شرکت فرمائی۔

تئیسواں دورہ جرمنی اگست 1997ء

تئیسویں دورہ جرمنی میں آپ نے جرمنی کے سالانہ جلسہ منعقدہ 15، 16، 17/اگست 1997ء بمقام مئی مارکیٹ من ھائم میں شرکت فرمائی۔ 14/اگست 1997ء کو شام چھ بجے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے 22/اگست 1997ء کو حضور نے خطبہ جمعہ برلن میں ارشاد فرمایا۔

چوبیسواں دورہ مئی 1998ء

اس سال حضور کا سفر جرمنی 14 مئی 1998ء ہوا۔ یہ آپ کا چوبیسواں دورہ جرمنی تھا۔

مورخہ 15 مئی بروز جمعہ، خطبہ سے انصار اللہ جرمنی کے اٹھارھویں اجتماع کا افتتاح کیا اور اس میں فرمایا ”۔ انصار اللہ ایسے گروہ کے بندے ہیں جو اب خدا کے حضور کے پیش ہوگا۔ پس جتنے بھی سانس ہیں وہ اللہ کی رضا کی خاطر پیش کر دینے چاہئیں“۔ مورخہ 17 مئی کو اختتامی خطاب میں فرمایا ”جرمن قوم آپ کی مہمان نواز ہے اس لئے اس قوم میں (دعوت الی اللہ) کی طرف زیادہ توجہ دیں“۔

26 تا 28 مئی 1998ء اجتماع خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ بادکروزناخ میں حضور نے شمولیت فرمائی۔

پچیسواں دورہ اگست 1998ء

دوبارہ اس سال 19 تا 31/اگست 1998ء کو حضور نے جرمنی کا دورہ فرمایا۔ یہ آپ کا پچیسواں دورہ جرمنی تھا۔ 21، 22، 23/اگست کو تئیسویں جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائی۔ افتتاحی خطاب میں جرمن قوم کی تعریف میں فرمایا ”میں پھر اس یقین کا اعادہ کرتا ہوں کہ سارے مغرب میں میرے نزدیک اگر کوئی قوم ہے جو (دین حق) سے وابستہ ہو جائے تو تمام دنیا پر (دین حق) غالب آجائے گا، وہ جرمن قوم ہے“۔ 21/اگست کو خطبہ جمعہ مئی مارکیٹ میں دیا اور جماعت جرمنی کے بارہ میں فرمایا ”کبھی ایک دن بھی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری جب میں نے آپ کو خصوصاً جرمنی کی جماعت کو ان کے ایثار کی وجہ سے اپنی دعاؤں میں یاد نہ رکھا ہو۔ ایک رات بھی ایسی نہیں گزرتی ......میں امید رکھتا ہوں کہ یہ ایثار انشاء اللہ جرمنی کے اندر رہنے والے جرمنوں اور غیر قوموں کے دل بدل دیں گے اور احمدیت کے لئے ان کے دلوں کی راہیں صاف ہو جائیں گی۔

28/اگست کو بیت الرشید ہمبرگ میں امانت کے موضوع پر خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ”جب آپ سے مشورہ مانگا جائے اس وقت اپنی نیتوں کو نکال کر باہر پھینک دیں، اپنے مفادات کو نکال کر باہر پھینک دیں اور خالصتاً مشورہ دیں جو آپ کو امین ظاہر کر رہا ہو، وہ ثابت کرے کہ آپ امانت کا حق ادا کرنا جانتے ہیں“۔

چھبیسواں دورہ مئی 1999ء

حضور کا دورہ جرمنی 12 مئی تا 24 مئی 1999ء تک ہوا۔ یہ آپ کا چھبیسواں دورہ جرمنی تھا۔

14 مئی 1999ء کو خطبہ جمعہ بادکروزناخ میں دیا۔ اجتماع خدام الاحمدیہ میں شرکت فرمائی اور دعوت الی اللہ سے متعلق اہم نصائح کیں۔ 20 مئی کو گروس گیراؤ میں مجلس سوال وجواب میں شرکت فرمائی۔

21 مئی 1999ء کو خطبہ جمعہ ہائیڈل برگ ایپل ہائیم میں بموقع اجتماع لجنہ اماء اللہ دیا اور اسی دن ہائیڈل برگ میں مجلس سوال وجواب کے آخر پر برگا مائسٹر نے حضور کو شیلڈ پیش کی۔ 22 مئی 1999ء کو بوزنین والبانین افراد کے ساتھ مجلس سوال وجواب

منعقد ہوئی جس میں بوزنین بچیوں نے سر پر دوپٹہ لئے حضرت مسیح موعود کے پرمعارف منظوم کلام

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

سے چند اشعار نہایت ترنم اور خوش الحانی سے پڑھے۔ ان بچیوں کا غیر زبان میں اس خوبی اور محویت سے پڑھنا دلوں پر عجیب پرمسرت کیفیت طاری کر رہا تھا اور سفید پرندوں کی زبانوں پر امام وقت کے کلام کا جاری ہونا آپ کی دی جانے والی خوشخبری کی صداقت کا ایک واضح ثبوت پیش کر رہا تھا۔ 23 مئی کو لجنہ کے اجتماع سے خطاب میں حضور نے سورۃ فاتحہ کی اہمیت و برکات کی پرمعارف تشریح فرمائی اور اس سے کماحقہ استفادہ کرنے کی تاکید فرمائی۔

ستائیسواں دورہ جون 2000ء

اس سال حضور جون کے ماہ میں جرمنی تشریف لائے۔ یہ آپ کا ستائیسواں دورہ جرمنی تھا۔ 5 جون کو ''بیت الحمد'' وٹلش کا افتتاح فرمایا۔ خطبہ جمعہ 9 جون 2000ء کو بادکروزناخ میں دیا اور اجتماع خدام الاحمدیہ میں شمولیت فرمائی۔

اٹھائیسواں دورہ اگست 2000ء

دوسری مرتبہ حضور اگست میں جرمنی میں تشریف لائے۔ یہ آپ کا اٹھائیسواں دورہ جرمنی تھا۔ 31/اگست 2000ء کو میونسٹر میں ''بیت المومن'' کا سنگ بنیاد رکھا اور اوسنابرک میں تعمیر شدہ بیت مبارک کا افتتاح نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے کیا۔

انتیسواں اور آخری دورہ اگست 2001ء

19/اگست کو حضور جرمنی تشریف لائے۔ 24 تا 26/اگست 2001ء میں جرمنی میں انٹرنیشنل جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں آپ نے شمولیت فرمائی۔ مورخہ 24 اگست کو مئی مارکیٹ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کہ سو سال پہلے کی تاریخ حیرت انگیز رنگ میں اس دور میں دہرائی جارہی ہے۔ اس جلسہ پر تاریخی عالمی بیعت منعقد ہوئی۔ حضور نے فرمایا: یورپ میں جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں میں سب سے آگے بڑھا ہے۔ دورانِ سال سترہ سو (1700) سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔ بیعت کرنے والوں کا تعلق 16 اقوام سے ہے۔......

جماعت جرمنی نے بوزنیا، سلوونیا، میسیڈونیا، کوسوو، رومانیہ، بلغاریہ، چیک ریپبلک اور اٹلی میں بھی دعوت الی اللہ کے میدانوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہیں''۔

(صدسالہ خلافت جوبلی سوونیئر جرمنی 2008ء)

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب کا ذکر خیر

جب بھی برادرم ماسٹر بشارت احمد صاحب کی شخصیت کا تصور ذہن میں لاتا ہوں تو خاموش طبع، منکسر المزاج وجود سامنے آتا ہے۔

کلاس میں ہوتے تو ساری توجہ اپنے سبق کو آسان طریقہ سے طلباء تک پہنچانے میں صرف ہوتی۔ ایک لمبا عرصہ چھٹی سے آٹھویں جماعت تک انگلش پڑھاتے رہے۔ ان کے طلباء آج تک ان کے انگلش پڑھانے کی تعریف کرتے ہیں۔ انگریزی اور اردو دونوں میں بہت خوش نویس تھے۔ اکاؤنٹ کے شعبہ وغیرہ کے بھی ماہر تھے۔ ہم نے دیکھا ہے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہر ہیڈ ماسٹر کے دست راست رہے۔ سارے سکول کے فنڈز اور حسابات پر عبور تھا۔ جب بھی سکول کے آڈٹ کے لئے آفیسرز سکول میں آتے تو ان کے سامنے تمام حسابات کا نہایت مہارت سے آڈٹ کراتے۔ کلرک صاحبان اور ہیڈ ماسٹر صاحبان ان کی مہارت کے قائل تھے۔ سٹاف کی سروس بکوں کی تکمیل بھی کلرک صاحبان آپ کی راہنمائی اور مدد کے بغیر نہیں کر سکتے تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قومیائے جانے کے بعد جتنے بھی غیر از جماعت ہیڈ ماسٹر ہمارے سکول میں تعینات ہوئے۔ سبھی آپ کی صفات حسنہ کے معترف رہے۔ جب عبدالسمیع خان صاحب بی ایس سی بی ایڈ ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے تو ان کے معتمد ترین یہی تھے بلکہ جب ان کا تبادلہ باہر کسی سکول میں ہوا تو ان کو ساتھ لے جاکر چارج لیتے تھے۔ محکمانہ سرکلرز (خطوط) کے جواب کی تیاری ہیڈ ماسٹر صاحبان بشارت صاحب کے مشورہ سے کیا کرتے تھے۔

مرحوم اپنی ان پیشہ وارانہ خوبیوں اور اوصاف کے علاوہ حلقۂ یاراں میں ریشم کی طرح نرم تھے۔ تمام سٹاف میں ہردلعزیز وجود تھے۔ ہر غریب اور کمزور ٹیچر کے ساتھ دلی ہمدردی اور غمگساری مرحوم کا شیوہ تھا۔ مجھے یاد ہے۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل عربی بیمار ہوئے تو ان کی عیادت کے لئے محلّہ دارالیمن کے آخر میں ان کے گھر جایا کرتے اور حوصلہ دلاتے۔ پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کرکے دل بہلاتے۔ ماسٹر نذیر احمد شاد صاحب کی بیماری میں نہ صرف عیادت کے لئے جاتے بلکہ علاج معالجہ کے لئے انہیں ہسپتال بھی لے جاتے تھے۔ اسی طرح درجہ چہارم کے ملازمین کی بھی ہر ممکن خیر خواہی اور امداد کیا کرتے۔ ایک کارکن کی بیٹی کی شادی میں تمام اساتذہ سے رقم جمع کرکے بطور سلامی بچی کو بھجوائی۔ سکول کا ایک بیلدار بیمار ہو گیا تو بشارت صاحب نے تمام اساتذہ سے ایک معقول رقم جمع کی اور خود اس کے گھر جا کر دے آئے۔ دوستوں کے باعتماد اور وفادار دوست تھے۔ اس سلسلہ میں مجھے خود ان کی نوازشات اور عنایات اچھی طرح یاد ہیں۔ میں 1961-62ء میں پہلی بار جب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعینات ہوا تو برادرم بشارت احمد صاحب کا ہم پیالہ و ہم نوالہ کچھ عرصہ رہا گاؤں سے نیا نیا باہر نکلا تھا اور کھانا پکانے اور دیگر لوازمات سے لاعلم تھا۔ مگر بشارت صاحب نے کبھی نہیں کہا کہ تم بھی ہمارے برابر کام کرو بلکہ نہایت خاموشی اور خندہ پیشانی سے میرے حصہ کا کام بھی خود کر دیتے تھے۔

1961-62ء میں بشارت صاحب اور برادرم اللہ بخش صادق صاحب دارالنصر غربی میں ایک چھوٹے سے مکان میں اکٹھے رہا کرتے تھے۔ گرمی کا موسم تھا رمضان کا مہینہ روزہ افطار کرکے بیت مبارک ہمیں بھی ساتھ لے جاتے تھے تاکہ حافظ محمد رمضان صاحب کی اقتدا میں نماز تراویح ادا کی جائے۔ حافظ محمد رمضان صاحب عالم فاضل تھے جو پارہ نماز میں سناتے نماز کے بعد اس کا خلاصہ اور اس میں سے چیدہ چیدہ نکات بھی سنایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ان دنوں ہائی سکول کے بالمقابل ریلوے لائن پار کرکے جہاں آجکل عیسائیوں کی بستی ہے۔ وہاں سے اوپر پہاڑ پر چڑھ کر دوسری طرف جہاں ٹاؤن کمیٹی کے دفاتر ہیں وہاں اتر کر گول بازار کو درمیان سے کراس کرکے (جہاں صدر عمومی) کے دفاتر ہیں سے گزرتے اور بیت مبارک آیا جایا کرتے تھے۔ بشارت صاحب ہمیں بھی ساتھ لئے دارالنصر سے اٹھ کر ریلوے لائن کے ساتھ چل کر پہاڑ کے اوپر سے گزر کر بیت المبارک میں آیا جایا کرتے تھے۔ ہاں! ایک بات یاد آئی رمضان المبارک کے ایام میں بعد نماز ظہر قرآن مجید کا درس ہوا کرتا تھا۔ اس درس میں ہم سکول ہی سے چھٹی کے بعد جا شامل ہوتے تھے۔ معروف علمائے سلسلہ باری باری ایک ایک پارہ کا باترجمہ درس دیتے اور تمام مرد و زن اپنے اپنے قرآن شریف سامنے رکھ کر درس قرآن میں شرکت کرتے اور بعض افراد نوٹ بک پر درس میں سے اپنے ذوق کے مطابق نکات نوٹ کرلیا کرتے۔ ادھر دارالنصر پہنچ کر جلدی جلدی کھانا کھایا اور بھاگم بھاگ پھر بیت مبارک نماز تراویح کے لئے پہنچنا ہوتا تھا جو بشارت صاحب کی مستعد اور ان تھک وجود کی ہمراہی میں ممکن ہوا کرتا تھا۔ مجھے انگریزی لکھنا پڑھنا انہوں نے سکھایا اور میٹرک کا امتحان پاس کرایا اور ایف اے کے لئے بھی تیاری کرائی بلکہ میرے ساتھ سرگودھا جاکر کمرۂ امتحان میں داخل ہونے تک ضروری سوالات یاد کراتے رہے۔ میرے سارے بچوں کو بورڈ کے امتحان سے پہلے ایک ڈیڑھ مہینہ انگریزی کے پرچہ کی تیاری کرایا کرتے تھے۔

اپنے رشتہ داروں سے بھی صلہ رحمی کا عمدہ اور اعلیٰ کردار بجالاتے رہے۔ مجھے ابتداء میں کچھ عرصہ ان کے ساتھ رہائش رکھنے کی وجہ سے علم ہے کہ ان کا کون کون سا رشتہ دار ان کے پاس رہ کر اپنی تعلیم مکمل کرتا رہا۔ ربوہ آکر آباد ہونے کے سلسلہ میں نہ صرف اپنے بھائیوں بلکہ ننھیالی رشتہ داروں کو اپنے ساتھ رہائشی پلاٹ خریدنے میں مدد دی۔ گو ان کی طرف سے آپ کو بعض شکایات بھی تھیں مگر پھر بھی ان کی خیر خواہی اور ہمدردی کیا کرتے تھے۔ اپنے چھوٹے بھائیوں کو بیرون ملک بھجوانے کے سلسلہ میں ہر طرح مدد کی۔ چنانچہ سب بفضل اللہ تعالیٰ بیرون ملک سیٹ ہو چکے ہیں۔ سوائے چھوٹے بھائی علیم الدین کے۔ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب بنیادی طور پر بطور ایف اے سی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول 1960ء میں تعینات ہوئے تھے۔ مگر ساتھ ساتھ پرائیویٹ تیاری جاری رکھ کر بی اے ایم اے اور ایم ایڈ کرلیا۔

مرحوم سے قربتوں کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میری اردو میں دلچسپی دیکھ کر بی اے کے امتحان کے قریب ''بال جبریل'' سے غزلیات کی تیاری میرے ساتھ مل کر کرتے رہے۔ میری اس کتاب میں جابجا پنسل سے ان کے ہاتھ سے لکھے ہوئے الفاظ کے معنی تشبیہات اور تلمیحات کی وضاحت درج ہے۔

مکرم بشارت صاحب بچپن سے نماز تہجد کے عادی تھے جو (بشرط صحت) کبھی قضا نہیں کی۔ ابتدا میں دارالعلوم غربی میں اپنا مکان تعمیر کرکے اس میں رہے اور نماز باجماعت بلاناغہ بیت الذکر میں ادا کرتے دیکھتا رہا ہوں۔ اس کے بعد دارالعلوم وسطی میں نیا مکان تعمیر کرکے وہاں جا آباد ہوئے اور نماز باجماعت اپنے محلّہ کی بیت الذکر میں ادا کرتے رہے اور اپنے محلّہ کی بیت الذکر میں قرآن کریم باترجمہ کی کلاسز بھی سالہا سال لیتے رہے۔ مالی قربانی میں بھی بڑے فراخ دل تھے۔ محلّہ کی طرف سے جب بھی کسی طوعی قربانی کا مطالبہ ہوا۔ ہمیشہ خندہ پیشانی سے نمایاں حصہ لیا کرتے۔

صبح سیر کرنے ہم اکٹھے ڈگری کالج نیو کیمپس جایا کرتے تھے۔ پیدل چلنے کی رفتار بظاہر معمولی مگر بہت تیز تھی۔ مرحوم لمبا عرصہ سے شوگر کے مریض تھے۔ انسولین کے انجکشن لگاتے تھے۔ نہایت صبر اور حوصلہ سے اس موذی بیماری کا مقابلہ جاری رکھا مگر گردے کمزور ہو کر ناکارہ ہو چکے تھے۔ اسی تکلیف میں ان کا اکلوتا بیٹا عزیزم وجاہت احمد انہیں اپنے پاس لندن لے گیا۔ ہر ممکن علاج کے باوجود صحت یاب نہ ہو سکے اور تقدیر الٰہی غالب آئی اور 15 نومبر 2009ء کو یہ چھ بیٹیوں اور ایک بیٹے اور اہلیہ کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جانے والے بھائی کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کے ایک بہترین استاد ہونے کا نہایت محبت سے ذکر فرمایا۔

آہ! برادرم بشارت احمد صاحب تو اپنے امام عالی مقام سے مغفرت اور بخشش کی دعائیں لے کر خاتمہ بالخیر کو پہنچ گئے اور وہیں لندن میں نظام وصیت میں شمولیت کی بنا پر قطعہ موصیان میں تدفین عمل میں آئی۔ مگر ربوہ میں ہم بہت سے دوست، ساتھی اور احسان مند چہرہ دیکھنے اور جنازہ میں شمولیت سے محروم رہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اس نیک طینت بندے کو اپنے قرب میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

وہی فلک پہ چمکتے ہیں بن کے شمس و قمر
جو در پہ یار کے عمریں گزار دیتے ہیں

مکرم رانا عبدالرزاق صاحب لندن

حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحب رئیس کاٹھ گڑھ

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ بذریعہ حضرت چوہدری غلام احمد صاحب آف کریام قبل 1900ء میں قائم ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم محمد علی شاہ صاحب احمدی ہوئے۔ بعد ازاں مولوی عبدالسلام صاحب ابن سوہنے خاں کے گھرانے میں احمدیت آئی۔ رئیس کاٹھ گڑھ چوہدری غلام احمد خاں جو کہ سر سید احمد خاں سے متاثر تھے۔ انہوں نے بھی اس جماعت کے بارہ میں سنجیدگی سے سوچنا شروع کیا۔ اور اپنے بھائیوں سے مرزا صاحب کے بنیادی دعوے کے متعلق معلومات لیں اور کتب پڑھیں۔ بلکہ بعض بزرگوں کی روایت ہے کہ چوہدری صاحب نے مرزا صاحب کی خدمت میں ایک خط برائے دعا نرینہ اولاد لکھا تھا۔ آپ کا اس سے قبل کوئی بیٹا نہ تھا۔ بیٹیاں تھیں۔ آپ ادھیڑ عمر کے تھے۔ آپ کو مرزا صاحب سے اس خط کا جواب آیا تھا جس میں آپ کی خواہش کے مطابق اولاد نرینہ کیلئے دعا کرنے کا ذکر ہے اس کے ایک سال بعد خدا تعالیٰ نے آپ کو فرزند ارجمند عطا کیا۔ جن کا نام آپ نے عبدالرحیم خاں رکھا۔

حضرت چوہدری غلام احمد خاں (ولد رحیم خاں ولد سمند خاں ولد جمال خاں ولد کافی خاں کا) گھوڑے واہ راجپوت خاندان سے تعلق تھا۔ آپ کے جد امجد کافی خاں صاحب مغلیہ دور میں راجستھان کے علاقے جے پور سے ہجرت کر کے اس علاقہ میں آ کر آباد ہوئے تھے۔ چوہدری غلام احمد خاں صاحب بہت ہی وجیہہ اور دانشمند تھے۔ آپ کی برادری کافی بڑی تھی۔ کاٹھگڑھ میں سات نمبرداریاں تھیں مگر بڑے نمبردار اور رئیس کاٹھگڑھ آپ ہی تھے۔

جب آپ احمدی ہوئے تو ساتھ ہی ساری برادری کے ایک صد آدمیوں نے بھی حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی۔ اس وقت یہ جماعت اس علاقے کی سب سے بڑی تھی۔ آپ ہی کے تعاون سے مولوی عبدالسلام خاں نے بچوں کو پڑھانے کے لئے پرائمری سکول کھولا تھا جو بعد میں احمدیہ مڈل سکول کی شکل میں 1947ء تک قوم کی خدمت میں مصروف رہا۔ خاندان مسیح موعود کے کئی افراد نے اس گاؤں کا سفر کیا۔ مثلاً حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب، حضرت مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب بھی اس گاؤں میں تشریف لائے۔ چوہدری غلام احمد خاں صاحب بڑے اخلاق والے اور سارے پنجاب میں اثر و رسوخ والے تھے۔ آپ اکثر قادیان کا چکر لگایا کرتے تھے۔

اس علاقہ میں آپ کی قبول احمدیت کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ اس کے بعد سارے علاقے میں جابجا جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ کی طرف سے تحریر شدہ خط جو کہ اخبار الحکم 1907ء میں شائع ہوا اور پھر دوبارہ 10 فروری 2006ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔ اس سے آپ کے علمی مرتبے، علم قرآن اور قبول احمدیت کے متعلق کافی کچھ پتہ چلتا ہے۔ اصل میں کاٹھگڑھ کی ساری برادری نے اس وقت چوہدری صاحب کے اعتماد پر ہی مرزا صاحب کی بیعت کی تھی۔ کیونکہ سب افراد اس زمانے میں دین کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے تھے۔ بعد میں کئی احباب نے ایمان و یقین میں بہت ترقی کی۔ اور اپنے گاؤں کا نام روشن کیا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں۔

ذیل میں چودہری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑھ کی ایک چٹھی درج کرتا ہوں۔ جو انہوں نے اپنے حالات کے متعلق لکھی ہے۔ چودھری صاحب جیسا کہ خود انہوں نے ظاہر کیا ہے۔ وہ سر سید مرحوم کے دلدادہ تھے اور جہاں تک مجھے علم ہے ان کے کاموں میں بہت بڑی مدد دیا کرتے تھے۔ اس پیرانہ سالی میں خدا تعالی نے انہیں توفیق دی ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

میں کچھ مختصر سا حال اپنے عقائد و اعمال مذہبی کا عرض کرتا ہوں۔ میں سن تمیز کو پہنچ کر وہابی عقائد کا بڑی مضبوطی اور استقلال سے معتقد رہا۔ پھر سر سید احمد خان کی تحریرات نکلنی شروع ہوئیں تو ان کو ہی بلا تعصب مطالعہ کرتا رہا اور بہت سی باتوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا رہا۔ مگر جب اخیر نتیجہ پر غور کیا...... تو عملی حالت دن بدن بگڑتی نظر آئی کہ دونوں صاحبان (مولوی محمد اسماعیل شہید اور سید احمد خان) کی تحقیقات سے مسلمانوں کے عقائد کی تو بہت کچھ اصلاح ہوگئی۔ مگر عملاً اور بھی خراب ہوتی گئی۔ اب دل میں سوچ پیدا ہوئی کہ اللہ تعالی اپنی کلام پاک میں اپنے دین کی حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے۔ مگر اس کا ایفا کب ہوگا...... میں مرزا صاحب کی تحریرات بھی اس وقت سے دیکھتا ہوں۔ جب کتاب براہین احمدیہ کا اشتہار سفیر ہند پریس امرتسر میں پادری رجب علی کے پاس چھپنے کے لئے گیا۔ پھر براہین احمدیہ کی بعض جلدیں بھی مطالعہ کیں۔ جس سے مرزا صاحب کے بیان صداقت (دین حق) اور اظہار نکات و رموز قرآن کا قائل ہوگیا اور مرزا صاحب کے دعوی الہام کو بھی سچ مانتا رہا۔ مگر خیال یہ تھا کہ اس سے (دین حق) کے متروک شدہ عمل کو کیا فائدہ ہوا۔ اسی اثنا میں مرزا صاحب نے دعوی مہدیت و مسیحیت کر دیا۔ اور (۔) بیعت لینی شروع کردی۔ اب میں اس تجسس و تحقیق میں ہوا کہ آیا مرزا صاحب امام ہیں اور امام میں چار اوصاف کا ہونا ضروری سمجھتا تھا۔ کیونکہ امام کی فطرت نبیوں کے قریب قریب ہوتی ہے۔ اور وہ اوصاف یہ ہیں۔

(1) اس ریفارم کا جس کے لئے مامور ہوا ہے۔ پورا عامل اور سچا عاشق

(2) ارادہ مستقل ایسا کہ کوئی تکلیف جسمانی یا مالی یا کوئی سختی دنیاوی اس کو اپنے کام سے روک نہ سکے۔

(3) کشش مقناطیسی

(4) شرف مکالمہ اور تائید غیبی۔

اس کے بعد حضرت اقدس کی تصدیق کے لئے اول مجھے دو ہی معیار میسر تھے۔ حضرت کا مضبوط ارادہ سے عملی اصلاح میں لگے رہنا۔

جماعت کے بعض افراد کا سچے دل سے دین کی پیروی کرنے سے ان کے ریفارم کا اثر۔ بس یہ ہی میرا مطلوب تھا۔ یہی مقصود عرصہ تخمینہ تین سال سے خود قادیان حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا۔ پھر مجھ کو باقی امر بھی حضرت اقدس کی ذات میں تصدیق ہوگئے۔ میرا یہی یقین ہے کہ مامور کی کشش سعید فطرت دلوں کو اپنی طرف کھینچ سکتی ہے نہ کہ شقی القلب لوگوں کو خواہ وہ قادیان میں رہیں یا کہیں۔

(الحکم 10 مئی 1907ء صفحہ 10)

الفضل مورخہ 13۔ اگست 1959ء میں ذکر ہے۔ کہ سب سے پہلے 1903ء میں چوہدری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑھ (والد محترم چوہدری عبدالرحیم خاں صاحب) چوہدری عبدالعزیز خاں صاحب آف موضع ضرب دیال کے ساتھ قادیان گئے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے رفیق کا درجہ پایا۔ اس کے بعد آپ کی دعوت الی اللہ اور اثر و رسوخ سے گاؤں کاٹھگڑھ اور اردگرد کے علاقے کے بہت سے احباب احمدیت میں داخل ہو گئے۔ چوہدری غلام احمد خاں صاحب رئیس کاٹھگڑھ کے علاوہ کاٹھگڑھ کے اور بہت سے احباب نے بھی حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی بیعت کر کے رفیق ہونے کا شرف حاصل کیا۔ شیخ جان محمد صاحب راہوں کی روایت ہے کہ میں شیخ جان محمد چوہدری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑھ بمع شیخ برکت اللہ مرحوم گرداسپور حاضر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے چوہدری صاحب کی وجہ سے ایک چھولداری ہم کو دیدی۔ ایک دن چوہدری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑھ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ باورچی خانہ میں بٹیر پکائے گئے ہیں۔ مجھے بھی بٹیر لا دو۔ باورچی نے کہا کہ لاہور سے مہمان آئے ہوئے ہیں یہ ان کے لئے پکائے گئے ہیں۔ میں اصرار کر رہا تھا کہ چوہدری غلام احمد ایک امیر اور خوش خور آدمی ہیں۔ دوسرے والد صاحب کے دوست بھی ہیں۔ اتنے میں حضرت حافظ حامد علی صاحب بالائی حصہ سے مکان کے نیچے آ گئے۔ یہ ماجرا سنا تو کہا کہ یہ خواجہ کمال الدین صاحب کے لئے بٹیر پکائے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم طشتری میں دو بٹیر رکھ کر آ گئے اور فرمایا کہ حضرت اقدس سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ جلدی سے انہیں بٹیر پہنچا دو اور فرمایا کہ کل سب کے لئے بٹیر پکائیں گے۔ دوسرے دن ایک بڑے دیگچے میں بٹیر پکائے گئے اور سب نے کھائے۔

(تاریخ سڑوعہ مولفہ رانا محمد احمد خاں صفحہ 311)

23 جون 1910ء کی اخبار بدر قادیان سے پتہ چلتا ہے کہ راجپوت قوم میں دین حق کی اشاعت کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحب کو انجمن راجپوتان ہند کا صدر 26 مارچ 1910ء کے اجلاس میں نامزد کیا تھا۔ اس کے سیکرٹری چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹی تھے۔ اس انجمن کے قیام کا مقصد اس قوم میں احمدیت کی اشاعت اور اس قوم میں اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں یہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا تھا تا کہ اوران کو دیکھ کر ان کی قوم دین حق کی طرف متوجہ ہوں۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 317)

اسی طرح چوہدری صاحب کا رعب، دبدبہ اور عزت سارے اردگرد کے علاقے میں تو تھا ہی۔ علاقے کے سکھ اور ہندو بھی آپ کی بات مانتے تھے۔ آپ کی برادری آپ پر جان نچھاور کرتی تھی۔ آپ کی برادری کا اتفاق اور عددی اکثریت بھی سب برادریوں سے زیادہ تھی۔ آپ نہایت سادہ، پابند نماز، دعاگو، صابر، معاملہ فہم، ہمدرد، مہمان نواز، بذلہ سنج، خوش گفتار، خوش خور، خوش طبیعت اور وجیہہ شکل، دانشمند اور بارعب انسان تھے۔ آپ نے 1924ء میں وفات پائی۔

آپ کے ایک ہی بیٹے تھے جن کا نام چوہدری عبدالرحیم خاں تھا۔ ان کا بھی جماعت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ وہ ایک الگ داستان ہے۔ ان کے ایک بیٹے ریٹائرڈ کرنل رانا منور احمد خاں صاحب لاہور میں مقیم ہیں۔ دوسرے بیٹے رانا لئیق احمد خاں لندن میں رہائش پذیر ہیں۔ تیسرے رانا سجاد احمد خاں فیصل آباد ہیں۔

تبصرہ

تاریخ انصاراللہ جلد سوم

1982ء تا 1999ء

مرتب: ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب
ناشر: عبدالمنان کوثر صاحب
زیرِاہتمام: شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان
ضخامت: 1117 صفحات

سیدنا حضرت مصلح موعود کے کارناموں میں مجلس انصاراللہ کا قیام بھی ہے۔ چالیس سال سے اوپر کے مرد حضرات کی تعلیم و تربیت اور خدمت دین کی طرف راغب کرنے کے لئے یہ تنظیم اس دور میں ایک غیر معمولی نعمت سے کم نہیں اسی لئے انصاراللہ کا نام تاریخ احمدیت میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ خلفاء سلسلہ کی غیر معمولی راہنمائی اور سرپرستی میں یہ تنظیم ترقی کی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے اور اب یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے بیسیوں ممالک میں نہ صرف پھیل چکی ہے بلکہ مضبوط جڑوں کے ساتھ تناور درخت بن چکی ہے۔

مجلس انصاراللہ کے کارناموں اور ترقیات کو سمیٹتے ہوئے تاریخ انصاراللہ کی پہلی جلد 1978ء میں شائع ہوئی۔ جس میں ابتداء سے 1978ء تک کے حالات شامل تھے۔ تاریخ احمدیت کو مرتب کرنے کی اہم ذمہ داری مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کے سپرد جولائی 2004ء میں کی گئی۔ ان کو پہلے تاریخ انصاراللہ جلد دوم جو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مبارک عہد صدارت پر مشتمل تھی مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب زیر تبصرہ کتاب تاریخ انصاراللہ کی جلد سوم ہے جس میں جون 1982ء سے 1999ء تک کے واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ تمام دور مکرم و محترم چوہدری حمیداللہ صاحب کے دور صدارت پر مشتمل ہے۔

اس اہم دور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ذیلی تنظیموں میں ملکی صدارت کا انقلابی نظام رائج فرمایا۔ اس طرح محترم چوہدری صاحب جون 1982ء سے 3 نومبر 1989ء تک بطور صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی مجلس کے نگران رہے اور پھر اس کے بعد 1999ء تک مجلس انصاراللہ پاکستان کے صدر کے فرائض سرانجام دیئے۔ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی (1989ء) بھی اسی عہد کا ایک یادگار اور تاریخی واقعہ ہے اور پھر اسی دور میں جماعت احمدیہ پر آزمائشیں، ابتلاء اور مسائل بھی آئے۔ مجلس نے اس کٹھن اور پُرآزمائش دور میں انصار کی مسلسل نگرانی، تربیت اور مجالس میں دورہ جات کا مربوط نظام تشکیل دیا۔

مرتب کتاب ہذا نے بہت محنت، لگن اور جانفشانی سے مسلسل کام کرتے ہوئے اس جلد میں اس دور کی مساعی، دورہ جات، مجالس کی سرگرمیوں اور سالانہ اجتماعات کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات اور خطبات و خطابات نیز صدر مجلس کی ہدایات اور تقاریر کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔ مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات، دستور اساسی، مجلس کا مالی نظام اور دیگر شعبہ جات کا کسی قدر ذکر بھی اس میں شامل ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جب خلافت کی مسند پر متمکن ہوئے تو صدر مجلس انصااللہ مرکزیہ تھے اور حضور انور کے دور صدارت میں محترم چوہدری حمیداللہ صاحب بطور نائب صدر ہاتھ بٹا رہے تھے۔ 10 جون 1982ء کو جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو خلافت کی خلعت سے سرفراز فرمایا تو حضور انور نے 11 جون 1982ء کو محترم چوہدری صاحب کو صدر مجلس مقرر فرمایا۔ مکرم چوہدری صاحب کا دور صدارت تقریباً ساڑھے سترہ سال میں پھیلا ہوا ہے اور اس طرح اس کتاب میں اسی بے شمار فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنے والے اہم دور کے ماہ وسال کا جائزہ لیا گیا ہے اور مختلف محدود ذرائع سے جو بھی مواد مہیا ہوا وہ مرتب نے بڑی خوبی سے ترتیب دے کر تاریخ انصاراللہ کی شکل میں پیش کیا ہے۔ مرتب نے پوری کوشش کی ہے کہ جماعتی اخبارات ورسائل، مرکزی ریکارڈ اور فائلوں وغیرہ سے جس قدر بھی مواد مل سکے اسے اس جلد میں سمو دیا ہے اور بلاشبہ تاریخ مرتب کرنے کا کام جو مختلف جگہوں پر بکھرا ہو، اسے تنکا تنکا کر کے اکٹھا کرنا تحقیق کرنا، صفحہ قرطاس پر منتقل کرنا، ترتیب دینا اور اس قابل بنانا کہ وہ انصاراللہ جیسی اہم اور انقلابی ذیلی تنظیم کی تاریخ کا درجہ حاصل کرے اور مستقبل میں مجلس انصاراللہ کے کاموں اور ترقیات کی معلومات کو حاصل کرنے کے لئے بنیادی مآخذ بن جائے، یہ سب اپنی نوعیت میں اگر ناممکن نہیں تو مشکل کام ضرور ہے۔ یہ کارنامہ سرانجام دینے میں دیگر معاونین کے علاوہ مرتب کو محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی مسلسل راہنمائی اور باریک نظر سے مسودہ پڑھنے اور ہدایات حاصل کرنے کا موقع بھی ملتا رہا۔ اس ضخیم کتاب میں بہت کچھ ہے پڑھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور اپنی تاریخ کو جاننے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ مرتب اور ان کی جملہ ٹیم جس نے اس کتاب کو طباعت کے قابل بنایا اپنی بے پایاں رحمتوں سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف۔ شمس)

لاشوں کے قافلے

لب پر درود، دل میں دعاؤں کے قافلے
دیکھو اُتر رہے ہیں فرشتوں کے قافلے

خاموش احتجاج سے ہیں کان پھٹ رہے
تا بہ فلک نجیب صداؤں کے قافلے

اے آسماں کی آنکھ برس! دل کے داغ دھو!
ربوہ کو چل پڑے ہیں شہیدوں کے قافلے

ہے اوڑھ لی گلوں نے تو ربوہ کی سر زمیں
چھاتی پہ کھل رہے گلابوں کے قافلے

ربوہ کی سر زمین کے زخموں کو بھر گئے
لاہور سے جو آئے تھے لاشوں کے قافلے

شاہد اُٹھا کے لائے ہیں مقتول مشعلیں
مشہود ہو گئے ہیں حوالوں کے قافلے

بن کر سوال کٹ گئے اہلِ قلم کے سر
لکھتے ہیں خون سے ہی جوابوں کے قافلے

لختِ جگر کہیں ہے تو سرتاج ہے کہیں
کٹ کٹ کے گر رہے ہیں شہیروں کے قافلے

ارضِ وطن کو کھا گئی کس کی نظر منیبؔ
اپنوں کے بازوؤں میں ہیں اپنوں کے قافلے

محمد مقصود منیبؔ

ہومیوڈاکٹر مکرم نذیر احمد مظہر صاحب

گلوبل وارمنگ وجوہات، نقصانات وحل

لوگوں کا ایک گروہ گلوبل وارمنگ (حدت عالمی) کو بھی ایک نظریہ کہتا ہے جبکہ دوسرا گروہ اسے ثابت شدہ حقائق سے تشبیہ دیتا ہے یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ گلوبل وارمنگ سے متعلق نظریات و خیالات ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہو سکتے ہیں۔ چلیں گلوبل وارمنگ کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا کا درجہ حرارت اگرچہ آہستہ آہستہ مگر یقیناً بڑھ رہا ہے، ہوا اور پانی کا درجہ حرارت بھی بڑھ رہا ہے اور اس بات کو یقینی بنا رہا ہے کہ اگر ماحول کے اس بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی وجوہات کو نہ روکا گیا تو زمین پر زندگی کی بقاء ایک چیلنج بن جائے گی۔ جبکہ اس کے مدمقابل ایک عام خیال یا نظریہ یہ ہے کہ یہ سب جسے آج کل گلوبل وارمنگ سمجھا جارہا ہے وہ محض آب و ہوا اور درجہ حرارت میں اضافہ کی معمول کی تبدیلی ہے۔ اکثر علمبردار جو گلوبل وارمنگ کے درج بالا نظریہ کے حمائتی اور دعویدار ہیں ان کے کچھ معاشی اور سماجی مفادات ہیں جن کی تکمیل کے لئے انہوں نے گلوبل وارمنگ کے مسئلہ کو اجاگر کیا ہے۔

درحقیقت گلوبل وارمنگ فطرت میں ایک غیر متوازن شے کے طور پر ہے یعنی ایک ایسی چیز جو ہمارے ماحول کی ہر جہت کو غیر متوازن کر رہی ہے۔

گلوبل وارمنگ کی مختصر سی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ بڑھتی ہوئی صنعتی ترقی اور اس کے ساتھ ساتھ ہم انسانوں نے اپنی زندگیوں کو سہل بنانے کے لئے جو غیر فطری طریق اختیار کر لئے ہیں انہوں نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ ہمارا سیارہ یعنی زمین گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ گرم سے گرم تر ہوتی جارہی ہے۔

گلوبل وارمنگ کی وجوہات

جب بھی گلوبل وارمنگ کے مسئلہ پر بات ہوتی ہے تو اس کی سب سے پہلی وجہ جو بتائی جاتی ہے وہ زمین کے گرد اوزون کی تہہ کا دن بدن باریک ہونا اور اس میں ہونے والے سوراخ میں اضافہ ہے۔

لہٰذا اوزون کی تہہ کے دن بدن پتلا ہونے کی وجہ سے الٹراوائلٹ شعاعیں بڑی تیزی سے زمین تک پہنچ رہی ہیں۔

گلوبل وارمنگ کی بنیادی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کا اخراج ہے گذشتہ سال 8 بلین ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ ہوا میں شامل ہوئی تھی۔

گلوبل وارمنگ کا آغاز دراصل اس وقت ہوتا ہے جب گلے سڑے مادوں کے جلنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ کثیر مقدار میں فضاء میں شامل ہوجاتی ہے۔ حالیہ تحقیق کے مطابق دنیا میں خارج ہونے والی کل کاربن ڈائی آکسائیڈ کا 40 فیصد پاور پلانٹس سے خارج ہوتا ہے کیونکہ ان پاور پلانٹس میں کوئلہ، قدرتی گیس اور ڈیزل وغیرہ انرجی پیدا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی ایک بھاری مقدار خارج ہوتی ہے کچھ پاور پلانٹس کوڑا کرکٹ جلاتے ہیں اور کچھ کوڑا کرکٹ سے تیار شدہ میتھین گیس جلاتے ہیں یہ تمام پاور پلانٹس کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کا سبب بنتے ہیں۔

ماحول میں خارج کی جانے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ کا 33% ٹرک اور کاریں خارج کرتی ہیں۔ کیونکہ ان گاڑیوں کے انجن میں بطور ایندھن استعمال ہونے والا ڈیزل یا پٹرول جلنے کے بعد دھوئیں کی صورت میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بھاری مقدار ہوا میں چھوڑتا ہے۔ جبکہ 3.5% کاربن ڈائی آکسائیڈ ہوائی جہاز یا ہیلی کاپٹرز وغیرہ براہ راست فضا میں چھوڑتے ہیں۔

اسی طرح آج کل جدید عمارتیں بھی 12 سے 33 فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کی وجہ سے گلوبل وارمنگ کا سبب بن رہی ہیں۔ وہ اس طرح کہ سب سے پہلے تو ان جدید قسم کی عمارتوں کی تعمیر کے دوران استعمال ہونے والی جدید مشینری جو انرجی استعمال کرتی ہے اس کے نتیجہ میں کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوتی ہے۔ پھر تعمیر مکمل ہونے کے بعد گھروں میں استعمال ہونے والے جدید آلات اور مشینری جیسے گھر کی بتیاں، ائیرکنڈیشنر اور فریج سے خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس گلوبل وارمنگ میں اپنا بھرپور حصہ ڈال رہی ہے۔

گلوبل وارمنگ کی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ میتھین گیس ہے۔ میتھین ہوا میں درجنوں ذرائع سے شامل ہو جاتی ہے۔ جن میں بہت سے قدرتی اور انسانی ذرائع بھی شامل ہیں۔

قدرتی ذرائع جو میتھین کے اخراج کا سبب بنتے ہیں ان میں سیم زدہ زمین، سمندر، دیمک وغیرہ شامل ہیں۔ 93% کے قریب میتھین تو زمین اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے مگر یہ جو باقی 3% بچتی ہے یہی مسئلہ پیدا کر رہی ہے۔ میتھین کاربن ڈائی آکسائیڈ سے 20% گنا زیادہ طاقتور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ گلوبل وارمنگ کی وجوہات کا دوسرا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

گلوبل وارمنگ کی ایک اور بڑی وجہ ہمارا پانی ہے۔ یقیناً یہ ایک حیران کن بات ہے کہ عام سادہ پانی گلوبل وارمنگ کی وجہ کیسے ہوسکتا ہے؟

ہماری آب و ہوا میں پانی بخارات کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ بخارات گرمی کو جذب کرتے ہیں اور پھر ہوا میں خارج کر دیتے ہیں۔ جو گلوبل وارمنگ کا سبب بنتے ہیں۔

گاڈرڈ سپیس انسٹیٹیوٹ کے سائنسدانوں کی حالیہ تحقیق کے مطابق دن بدن بڑھتا ہوا درجہ حرارت اس ایکو سسٹم کو تباہ کر رہا ہے جس پر ہم انسانوں اور دیگر جانداروں کی زندگیوں کا انحصار ہے۔ ان سائنسدانوں کی یہ تحقیق سیارہ زمین پر ہونے والی مسلسل تبدیلیوں پر مشتمل ہے جیسے پودوں کے پھول پیدا کرنے کے اوقات، پرندوں کے گھونسلا بنانا۔ برفانی قطبی ریچھ، Kril اور پینگوئن اور سائبیرین صنوبر اور ٹھنڈے پانی کے سمندروں کے Plankton ان سب چیزوں کے اوقات میں تبدیلیاں گلوبل وارمنگ کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے انتہائی ٹھوس اور تسلی بخش ثبوت ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گلوبل وارمنگ واقعی ایک حقیقت ہے جو زمین پر نمایاں تبدیلیوں کا سبب بن رہی ہے۔

گلوبل وارمنگ کا انسانی زندگی پر حقیقی اثر اس بات سے واضح ہے کہ ڈیڑھ لاکھ افراد ہر سال موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

نہ صرف ہمارے بلکہ پوری دنیا میں انسانی بقاء کے لئے جو روائتی طریقہ کاشت اختیار کیا جاتا ہے گلوبل وارمنگ نے اسے ختم کرکے رکھ دیا ہے۔ 1970 سے لے کر اب تک ایسی زمین جو آب پاشی کے مسئلہ سے دوچار ہے وہ رقبہ کے لحاظ سے دوگنا ہوچکی ہے۔

یہ ہیں وہ تباہ کن اثرات گلوبل وارمنگ کے جن کا آپ روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کر رہے ہیں اور آب وہوا میں تبدیلی تو گلوبل وارمنگ کے بداثرات کا محض ابھی آغاز ہے۔

عالمی تنظیم صحت کی 2005ء کی رپورٹ کے مطابق آب وہوا میں تبدیلی کی وجہ سے ہونے والی اموات کی تعداد میں آئندہ 25 سالوں میں دگنا اضافہ ہو جائے گا۔ اس آب وہوا میں منفی تبدیلی کی وجہ سے پہلے ہی پوری دنیا میں تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب لوگ ہر سال لقمہ اجل بن رہے ہیں اور ان اموات کی وجہ گرمی کی لہر اور خشک سالی میں تیزی سے بڑھتا ہوا اضافہ ہے اسی طرح سیلاب اور شدید قسم کی آندھیاں ہیں جن کا تعلق زمین کی آب وہوا میں پیدا ہونے والی منفی تبدیلی سے ہے۔ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے ہونے والی یہ اموات زیادہ تر شہری علاقوں میں ہوتی ہیں۔

گلوبل وارمنگ کے موسم پر بعض اثرات

گلوبل وارمنگ بڑے بڑے سمندروں جیسے کہ بحیرہ عرب میں وسیع پیمانے پر تبدیلیوں کا سبب بن سکتی ہے کیونکہ یہ حرارت کی ایک کثیر مقدار کو آگے بھیجتی ہے۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ عالمی سطح پر موسموں کے طریقہ کار میں ایک بڑی تبدیلی کا سبب بنے گا۔ لہٰذا اس کے نتائج بڑے شدید ہوں گے قطع نظر اس کے کہ کونسا نظام پہلے متاثر ہوتا ہے۔ گلوبل وارمنگ یا آب وہوا میں تبدیلی ایک مسئلہ ہے جس کے کم ہونے کی علامات نظر نہیں آتیں لہٰذا ہمیں اس متوقع خوفناک صورت حال سے بچنے کے لئے جلد کوئی نہ کوئی قدم اٹھانا ہوگا۔ بڑھتی ہوئی گلوبل وارمنگ کے منفی اور بھیانک اثرات سے بچنے کے لئے ہمیں جلد سے جلد عملی اقدامات کرنا ہوں گے۔

گلوبل وارمنگ کا سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ جب درجہ حرارت میں اضافہ ایک مخصوص پیمانہ پر پہنچ جاتا ہے تو یہ عالمی سطح پر آب وہوا اور موسموں کے طریقہ کار میں ایک شدید اور خطرناک تبدیلی کا سبب بن سکتا ہے سو! زمین پر رونما ہونے والی یہ اچانک تبدیلیاں زمینی حیات کو بھی حیران کن حد تک بدل کر رکھ دیتی ہیں۔ درجہ حرارت یا سمندری بہاؤ میں اچانک تبدیلی اس دباؤ کا نتیجہ ہوتی ہے جو اس جگہ پر رونما ہوتا ہے۔

بحیرہ عرب جو پوری دنیا میں گرمی اور نمی تقسیم کرتا ہے اس کے بہاؤ کے رستہ میں یہ تاریخی تبدیلی کوئی زیادہ پرانی بات نہیں بلکہ یہ چند سالوں یا چند مہینوں پرانا واقعہ ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس قسم کی اچانک اور شدید تبدیلیاں اپنا غصہ ہمارے ایکو سسٹم پر نکال سکتی ہیں جس کے نتیجہ میں زمین پر بسنے والے جانداروں کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

ناسا (Nasa) کے ادارہ کے مطابق پوری دنیا کے درجہ حرارت میں 1880 سے لے کر اب تک اوسطاً 1.4 فارن ہائٹ یا 0.86 سینٹی گریڈ اضافہ ہوچکا ہے اور درجہ حرارت میں اس اضافہ کی شرح کا زیادہ تر حصہ حالیہ دہائیوں میں ہوا ہے اس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں اضافہ کی شرح مسلسل بڑھ رہی ہے۔

آب وہوا پر لاتعداد مطالعاتی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ بیسویں صدی کی گزشتہ 2 دہائیوں میں جتنی شدید گرمی پڑی اتنی گرمی گزشتہ 400 سال میں نہیں پڑی بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گزشتہ 2 دہائیاں کئی ہزار سالوں کی نسبت گرم ترین تھیں۔

گلوبل وارمنگ سے بچاؤ کا طریق

اگر ہم زمین کے درجہ حرارت کو مستحکم رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ معدنی ایندھن کا استعمال کم سے کم کریں۔ ایک اور بدقسمتی جس کے ذمہ وار بھی ہم انسان خود ہی ہیں وہ یہ ہے کہ ہم کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ درخت اور پودوں وغیرہ کو بھی بڑی تیزی سے کاٹ رہے ہیں۔

جنگلات کشی گلوبل وارمنگ کی شدت میں اضافہ کا سبب بنتی ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہم گفتگو یا سانس لینے کے عمل کے دوران بھی کاربن ڈائی

آکسائیڈ خارج کرتے ہیں اور یہی کاربن ڈائی آکسائیڈ پودے جذب کر لیتے ہیں تو اگر پودے نہیں ہوں گے، ہم انہیں کاٹ کاٹ کر ختم کر دیں گے تو یہی کاربن ڈائی آکسائیڈ دوبارہ فضا میں شامل ہو جائے گی اور اگر ہم نے اپنا یہی طرز عمل جاری رکھا تو اس کے ایک انتہائی بھیانک ردعمل کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہئے۔ اور اگر ہماری ان سرگرمیوں نے زمین کو بہت زیادہ گرم کر دیا تو یہ کاربن سنک (Carbon Sink) کی کمی کا سبب بن سکتی ہے۔ کاربن سنک ایسا فطرتی عمل ہے جو کئی ہزار سالوں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کر رہا ہے لہٰذا اگر ہم نے اس قسم کے سنکس کو غیر مستحکم کر دیا تو کاربن ڈائی آکسائیڈ ممکن ہے اس حد تک فضا میں بڑھ جائے کہ زمین کا درجہ حرارت نا قابل برداشت حد تک بڑھ جائے۔

اب سمندر بھی کاربن ڈائی آکسائیڈ کو اس مقدار میں جذب نہیں کرتے جتنا ماضی میں وہ جذب کیا کرتے تھے۔ اگرچہ سمندر کاربن کے ذخیرہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے جو فضا میں سے 50% سے زیادہ کاربن ذخیرہ کر لیتا ہے لیکن سائنسدانوں کا خیال ہے کہ سمندری درجہ حرارت میں اضافہ کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو ذخیرہ کرنے والی Phytoplankton کی سطح میں جس معقول حد تک کمی واقع ہوئی ہے اس کی وجہ سے سمندر کے چھوٹے چھوٹے پودے جو سمندر کی تہہ میں پائے جاتے ہیں وہ بھی گلوبل وارمنگ سے متاثر ہو رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے کی صلاحیت بھی کم ہو گئی ہے اور وہ آب و ہوا میں تبدیلی میں اضافہ کا سبب بن رہے ہیں۔ لہٰذا جب کاربن کو ذخیرہ کرنے والے ذرائع ناکام ہو جاتے ہیں تو فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے اور نتیجتاً گلوبل وارمنگ میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

گلوبل وارمنگ کی ایک اور وجہ کھیتوں میں استعمال کی جانے والی کھادیں بھی ہیں ان کھادوں میں نائٹروجن کافی مقدار میں پائی جاتی ہے جس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مقابلہ میں 300 گنا زیادہ حرارت پھیلانے کی طاقت ہوتی ہے۔ لہٰذا اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کی حالیہ مطالعاتی تحقیق کے مطابق جدید طریقہ کاشت جس قدر گلوبل وارمنگ پیدا کرنے کا سبب بن رہی ہے ٹرانسپورٹ سے پیدا شدہ گلوبل وارمنگ اس کے مقابلہ میں بہت کم ہے جس کی ایک وجہ تو کاشت کاری کے دوران ایندھن وغیرہ کے جلنے کے عمل ہیں دوسری نمایاں وجہ میتھین اور نائٹروجن آکسائیڈ کا اخراج ہے۔

گلوبل وارمنگ کو روکنے کے چند اقدامات

ذیل میں ہم ایک فہرست پیش کر رہے ہیں ان چند چھوٹے چھوٹے اقدامات کی جنہیں اختیار کر کے ہم گلوبل وارمنگ کو کم کر سکتے ہیں۔ ان اقدامات میں سے کچھ تو بلا قیمت ہیں، کچھ ایسے ہیں جن پر تھوڑی تگ و دو یا رقم خرچ ہوتی ہے لیکن اگر آپ اس کے دور رس نتائج کو مدنظر رکھیں تو آپ اپنی رقم اور صحت کی بہت سی بچتیں بھی کر سکتے ہیں۔

1- انتہائی روشن یا زیادہ پاور کے بلب کی جگہ کم انرجی استعمال کرنے والے بلب لگائیں جنہیں Compact Flourescent Light Bulb (CFL) کہا جاتا ہے یہ (CFL) دیگر تمام قسم کے عام بلبوں کی نسبت 60% کم انرجی استعمال کرتے ہیں۔ آپ کی اس معمولی سی تبدیلی کی وجہ سے 300 پاؤنڈ سالانہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بچت ہو گی یعنی فضا میں سالانہ 300 پاؤنڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کم خارج ہو گی۔

2- ایسے تھرموسٹیٹ استعمال کریں جن میں رات کے وقت درجہ حرارت بڑھانے یا کمرے کو ٹھنڈا کرنے کی خودکار (Automatic) صلاحیت ہو۔ اور اسی طرح دن کے وقت بھی وہ درجہ حرارت کو خود بخود یعنی حرارت کے مطابق مستحکم کر سکے۔

3- اپنے آلات کے تھرموسٹیٹ کو سردیوں میں 2 درجہ نیچے اور گرمیوں میں صرف 2 درجہ اوپر تک لے جائیں۔ گھروں میں ہم جو انرجی کسی بھی رنگ میں استعمال کرتے ہیں اس کا تقریباً نصف درجہ حرارت کو بڑھانے یا کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لہٰذا اس سادہ سے اقدام سے آپ سالانہ 2000 پاؤنڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بچت کر سکتے ہیں۔

3- اپنے AC اور انگیٹھی وغیرہ کے فلٹر کو یا تو صاف کرتے رہیں یا ایک خاص مدت بعد انہیں بدل دیں۔ کیونکہ ایک گندے ائیر فلٹر کو صاف یا تبدیل کرنے سے آپ 350 پاؤنڈ سالانہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بچت کر سکتے ہیں۔

5- جب بھی گھر کے لئے کوئی نئی برقی مشین خریدیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کے وہ کم سے کم انرجی استعمال کرے یعنی انتہائی معیاری ہو۔

6- گھریلو برقی اشیاء جیسے ٹی وی، وی سی آر، ڈی وی ڈی اور اے۔ سی، فریج وغیرہ سٹینڈ بائی کی حالت میں نہ رکھیں یعنی ان کو محض ریموٹ سے بند کر دینا کافی نہیں بلکہ باقاعدہ طور پر انہیں Switchoff کریں، ان کی تار نکالیں کیونکہ Stand by کی حالت (ریموٹ سے بند کرنے سے) بھی یہ آلات 40% تک انرجی استعمال کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ایک تو آپ کے ماہانہ بل میں اضافہ ہوتا ہے اور دوسرا انرجی کے اخراج کی وجہ سے آپ کی صحت بھی متاثر ہوتی ہے۔

7- پانی گرم کرنے والے آلات (گیزرز وغیرہ) کو اس قسم کی تہہ دار شے میں لپیٹ کر رکھیں جس میں سے نہ تو بیرونی حرارت داخل ہو سکے اور نہ اس کی اپنی حرارت بیرونی فضا میں داخل ہو سکے۔ ایسا کرنے سے آپ سالانہ 1000 پاؤنڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کی بچت کر سکتے ہیں اور اگر آپ گیزر کے تھرموسٹیٹ کو 50 سے نیچے رکھیں تو مزید 550 پاؤنڈز سالانہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بچت کر سکتے ہیں۔

7- اگر آپ کا فریج یا فریزر، پریشر ککر یا بوائلر وغیرہ کے قریب پڑا ہے یا کچن میں پڑا ہے تو یوں ان سے خارج ہونے والی انرجی کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے اور فریج، فریزر وغیرہ عمدگی سے کام بھی نہیں کرتے۔ کوشش کریں کہ فریج یا فریزر کو ایسی جگہ پر رکھیں جہاں کمرے کا درجہ حرارت 30° سے کم ہو کیونکہ اگر فریج یا فریزر وغیرہ اس سے زیادہ درجہ حرارت والی جگہ پر ہوں گے تو 160Kg کاربن ڈائی آکسائیڈ فریج سے اور 320Kg فریزر سے سالانہ کے حساب سے زائد کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہو گی۔

9- پرانے فریج یا فریزر وغیرہ میں جم جانے والے مادہ جات کی صفائی کرتے رہیں بلکہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ان کی جگہ اگر مارکیٹ میں کوئی نیا ماڈل دستیاب ہے تو وہ خرید لیں کیونکہ ان میں یہ عمل خودکار ہوتا ہے اور یہ انرجی کا بھی کم استعمال کرتے ہیں۔

10- اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے گھر سے زیادہ دیر تک انرجی کا اخراج نہ ہو۔ جب کبھی بھی آپ اپنے گھر کے کمروں کو ہوا لگوانے کی غرض سے کھڑکیاں وغیرہ کھولیں تو چند منٹ سے زیادہ نہ کھلی رکھیں۔ اگر آپ سارا دن کھڑکیاں کھلی رکھیں گے یا کوئی سوراخ وغیرہ سارا دن کھلا رہا تو اس کا نقصان یہ ہو گا کہ کمرے کو گرم رکھنے کے لئے جس قدر توانائی کی ضرورت ہو گی خارج ہوتی رہے گی اور اس عمل کی وجہ سے تقریباً ایک ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ سالانہ فضا میں شامل ہو جائے گی۔

11- اپنے گھروں میں باریک تہہ یا چادر والی کھڑکیوں کی جگہ موٹی تہہ یا چادر والی کھڑکیاں لگائیں۔ اگرچہ یہ بظاہر تھوڑا زیادہ خرچ والا کام ہے لیکن اس کے بڑے دور رس اور مثبت نتائج نکلتے ہیں کیونکہ یوں آپ 70% سے زیادہ انرجی کی بچت کر سکتے ہیں۔

12- کھانا وغیرہ پکانے یا کسی چیز کو گرم یا ابالنے کے دوران برتن کو ڈھانپ کر رکھیں ایسا کرنے سے آپ بہت ساری انرجی جو فضا میں خارج ہو رہی ہوتی ہے بچا سکتے ہیں اور آپ کا کھانا یا جو بھی کام آپ کر رہے ہیں وہ جلد ہو جاتا ہے۔ بلکہ زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ کوکنگ وغیرہ کرنے کے لئے پریشر ککر یا سٹیمرز کا استعمال کریں کیونکہ یہ 70% انرجی کی بچت کرتے ہیں۔

13- واشنگ مشین یا ڈش واشر انتہائی ضرورت کے وقت استعمال کریں اور اگر کریں بھی تو درجہ حرارت زیادہ بلند نہ رکھیں۔

14- نہانے کے لئے یا دیگر کاموں کے لئے اگر گرم پانی استعمال کرنا ہو تو اسے اتنا زیادہ گرم مت کریں بلکہ زیادہ بہتر ہے کہ ٹھنڈا پانی ہی استعمال کریں ایسا کرنے سے آپ 500 پاؤنڈ انرجی کی بچت کر سکتے ہیں۔

15- ڈرائیر مشین کی بجائے دھوپ یا کھلی فضا میں کپڑے سکھانے سے آپ 700 پاؤنڈ سالانہ کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں شامل ہونے سے بچاتے ہیں۔

16- اپنے گھر کی دیواروں اور چھت کی انسولیشن کروائیں۔ انسولیشن سے اندر کی حرارت باہر نہیں جاتی اور باہر کی حرارت کمروں میں نہیں داخل ہو پاتی۔ لہٰذا اگر آپ کا گھر مکمل طور پر انسولیٹڈ ہو گا تو اس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ آپ کا سالانہ 25% بل کم آئے گا اور دوسرا سالانہ 2000 پاؤنڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بچت ہو گی۔

17- کوشش کریں کہ جو چیز آپ خریدتے ہیں وہ چھوٹی سے چھوٹی پیکنگ میں ہو اور اس میں شاپرز وغیرہ کا استعمال نہ ہو۔ یوں بھی آپ گلوبل وارمنگ کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

18- ایسے شاپنگ بیگز استعمال کریں جو بار بار استعمال ہو سکیں بجائے اس کے کہ جنہیں ایک مرتبہ استعمال کر کے پھینکنا پڑے اور یہ آلودگی میں اضافہ کا سبب بنیں۔ کیونکہ اس قسم کی اشیاء نہ صرف زمینی، آبی اور فضائی آلودگی میں اضافے کا سبب بنتی ہیں بلکہ کاربن ڈائی آکسائیڈ اور میتھین کے اخراج کا سبب بھی بنتی ہیں۔

19- شجرکاری بڑھائیں۔ ہمارا لگایا ہوا ایک درخت اپنے عرصہ حیات میں ایک لاکھ ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم درختوں کے سایہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا لیں تو یوں ہمارے ایئر کنڈیشن کے بل میں 10 سے 15 فیصد کمی ہو سکتی ہے۔

20- اگر ہم ہوا اور سورج کی روشنی سے بجلی پیدا کریں تو ہمارا یہ عمل بھی فضائی آلودگی میں کمی کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپ یہ بجلی فروخت کر کے روپیہ بھی کما سکتے ہیں۔

21- اگر ہم اپنے گھروں میں سبزیاں وغیرہ اگائیں یا کم از کم مقامی سبزیاں خریدیں تو ہمارا یہ عمل بھی گلوبل وارمنگ میں کمی کا سبب بن سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اس سے ایک تو ماحول میں پودوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا جو کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کریں گے اور دوسرا یہ کہ ان سبزیوں وغیرہ کی کھیتوں سے منڈیوں تک بذریعہ ٹرانسپورٹ ترسیل کی وجہ سے گاڑیوں سے خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر نقصان دہ گیسیں بھی فضا میں شامل نہیں ہوں گی اور نتیجتاً گلوبل وارمنگ میں کمی واقع ہو گی۔

☆ کوشش کریں کہ اپنے ہی علاقہ یا اپنے قریب ترین علاقہ سے ہی اپنی ضرورت کی اشیاء خریدیں تا کہ کم سے کم ٹرانسپورٹ استعمال ہو اور فضاء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار جو ان گاڑیوں وغیرہ کے ایندھن کی وجہ سے خارج ہوتی ہے اس میں کمی واقع ہو۔

☆ ایک دلچسپ حقیقت جو گلوبل وارمنگ میں اضافہ کا سبب بن رہی ہے وہ ہیں گائیں بھینسیں وغیرہ۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ان جانوروں کی خوراک کا زیادہ تر انحصار گھاس پر ہے۔ لہٰذا ان کا معدہ

جب گھاس ہضم کرتا ہے اور یہ جانور جب جب سانس لیتے ہیں تو ہر مرتبہ یہ فضاء میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور میتھین کی ایک بھاری مقدار خارج کرتے ہیں۔ اس لئے کوشش کریں کہ گوشت کا کم سے کم استعمال کریں تا کہ ہمیں گائیں وغیرہ کی نسل کی بڑھوتری کی ضرورت پیش نہ آئے۔

☆اگر ہم ٹرانسپورٹ کے استعمال کی بجائے زیادہ سے زیادہ پیدل چلنے کو ترجیح دیں گے تو اس سے بھی کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں کمی واقع ہوگی اور صحت بھی بنے گی۔ اگر ہم ہر ہفتے 10 میل گاڑی کے سفر کی بچت کریں تو اس سے سالانہ 500 پاؤنڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی بچت ہوتی ہے۔

☆کوشش کریں کہ اپنی کار کی چھت پر جنگلہ وغیرہ نہ لگائیں۔ کیوں کہ اس طرح ہوا کی مزاحمت کی وجہ سے جب آپ کی گاڑی کو زیادہ قوت لگانا پڑے گی تو نتیجتاً زیادہ ایندھن بھی جلے گا جو نہ صرف آپ کے مالی اخراجات کو بڑھائے گا بلکہ 10 فیصد زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کا سبب بھی بنے گا۔

☆اپنی گاڑی کی کارکردگی کو بہتر رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً اس کی ٹیوننگ کرواتے رہیں یوں ایک تو آپ کی گاڑی کی کارکردگی بڑھے گی اور دوسرا کم مقدار میں دھوئیں کی صورت میں کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج ہوگی۔ ایک تحقیق کے مطابق اگر صرف ایک فیصد افراد اپنی گاڑیوں کی ٹیوننگ کرواتے ہیں تو ایک کروڑ پاؤنڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو فضا میں داخل ہونے سے ہم روک سکتے ہیں۔ یعنی گلوبل وارمنگ میں کمی کا سبب بن سکتے ہیں۔

☆اسی طرح ہم گاڑی چلانے کے انداز میں بھی چند ایک مثبت تبدیلیاں کرلیں تو ہم گلوبل وارمنگ کو بڑھنے سے کسی حد تک روک سکتے ہیں۔ مثلاً بلاوجہ گاڑی کو سٹارٹ نہ رکھیں، ضرورت سے زیادہ سپیڈ نہ بڑھائیں وغیرہ وغیرہ۔ ایسا کرنے سے نہ صرف یہ کہ گلوبل وارمنگ کو کم کرنے میں مدد ملے گی بلکہ ایندھن اور گاڑی کی مرمت وغیرہ پر ہونے والے اخراجات میں بھی کمی آئے گی۔

☆سکول، کالجز اور انفرادی سطح پر گلوبل وارمنگ کو کم کرنے کے اقدامات کی حوصلہ افزائی کریں۔

ہمارے یہ تمام اقدامات بظاہر معمولی ہیں مگر ان پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنے اس خوبصورت سیارے کو دن بدن بڑھتی ہوئی گرمی کی شدت سے محفوظ کر کے مزید خوبصورت اور رہنے کے قابل بنا سکتے ہیں۔

رپورٹ: مکرم محمد مقصود احمد صاحب

بزم عزیز کے زیر اہتمام مشاعرہ

حضرت حکیم عبدالعزیز صاحب

آج سے ایک سو سال قبل یعنی 1911ء میں پیرکوٹ ثانی ضلع حافظ آباد میں مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب کی پیدائش ہوئی۔ مکرم حکیم صاحب سکول کی تعلیم تو حاصل نہ کر سکے لیکن قدرتی طور پر ذہین ہونے کی وجہ سے فارسی، عربی اور علم طب کی کچھ کتابیں پڑھ لیں اور جب احمدیت قبول کی تو روحانی خزائن کے ساتھ ساتھ جماعتی کتب نے اس لائبریری کی زینت کو چار چاند لگا دیئے۔ یہ شوق ایسا بڑھا کہ وفات کے وقت کئی ایک کتب پر مشتمل لائبریری آپ نے چھوڑی جو آپ کے منجھلے صاحبزادے مکرم حکیم منور احمد صاحب عزیز کے پاس اب بھی موجود ہے۔

پیرکوٹ ثانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم تھی اس لئے آپ جماعت اور حضرت اقدس مسیح موعود کے بارہ میں جانتے تھے لیکن ابھی بیعت نہ کی تھی۔ 1932ء میں بائیس سال کی عمر میں ایک خواب کے ذریعہ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ آپ کی شادی پیر کوٹ ثانی میں ہی رفیق حضرت مسیح موعود مکرم حضرت میاں کرم دین صاحب کی بیٹی مکرمہ بخت بھری صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کی اہلیہ سادہ طبع اور ناخواندہ تھیں۔ لیکن آپ کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی جھوک زبانی یاد تھی۔ آپ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب کو تین بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ مکرم حکیم قاضی نذر محمد صاحب، مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب، مکرم میاں عبدالکریم صاحب، مکرمہ آمنہ رشید صاحبہ (مرحومہ) جو خاکسار کی خالہ زاد بہن کی ساس تھیں اور خاکسار سے بھی انتہائی محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا کرتی تھیں اور دوسری بیٹی مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ۔

قبول احمدیت کے بعد مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب پیرکوٹ ثانی سے ہجرت کر کے نزدیکی گاؤں چک چٹھہ میں آن بسے۔ چک چٹھہ میں آپ پہلے احمدی تھے۔ چنانچہ میاں بیوی گھر پر ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کی بڑی شدید خواہش تھی کہ سڑک کے کنارے پر ایک بڑی بیت الذکر تعمیر کی جائے جہاں پر باجماعت نمازیں ادا کی جائیں۔ اس مقصد کیلئے آپ نے برلب سڑک دو مرلہ زمین خرید کر اس کی بنیادیں بھریں اور بیت الذکر کی شکل دے کر نمازوں کی ادائیگی شروع کر دی۔ یہ ایسی بیت الذکر تھی کہ جس کی نہ چھت تھی نہ دیواریں۔ اکثر اوقات آپ نداء کرتے اور کسی بچہ کو ساتھ کھڑا کر کے نماز باجماعت ادا کر لیتے تھے۔ ایک بار گاؤں کے ایک چودھری نے بیت الذکر کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا کہ اکیلے نماز پڑھتے ہو آجاؤ ہمارے ساتھ پڑھ لیا کرو۔ جس پر حکیم صاحب نے فرمایا کہ تم دیکھنا کہ ایک دن اسی نداء پر بہت سارے نمازی آیا کریں گے اور یہاں باجماعت نماز ادا کیا کریں گے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بات اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے اور اسی جگہ آٹھ مرلے کی عالی شان بیت الذکر تعمیر ہو چکی ہے اور دن میں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔

آپ نے 25 سال کی عمر میں تعلیم بالغاں کی سکیم کے تحت پرائمری پاس کی۔ علاقہ کے لوگ کہا کرتے تھے کہ عزیز کے پاس قدرتی علم بہت ہے۔ آپ احمدیت کے حق میں ایک ننگی تلوار اور ایک پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی وفات 1988ء میں ہوئی اور آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ نمبر 19 میں دفن کیا گیا۔ آپ کی وفات کے چھ سال بعد آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات 1994ء میں ہوئی اور وہ بھی بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر 19 میں ہی مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی اولاد کو وہ نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے جن کی بنیاد آپ نے اپنی زندگی میں رکھی تھی۔

بزم عزیز

مورخہ 17/اپریل 2010ء کو آپ کے منجھلے صاحبزادے مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب نے حکیم عبدالعزیز صاحب کی یاد میں ایک ''بزم عزیز'' کا اہتمام کیا اور شعراء کو دعوت دی کہ وہ تشریف لائیں اور اپنا کلام پیش کریں۔ اس سلسلہ میں الصادق اکیڈمی بوائز سیکشن نزد مریم ہسپتال ربوہ میں انتظام کیا گیا۔ اس نشست کے مہمان خصوصی جناب چودھری محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی ربوہ تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم چوہدری محمد خالد گورایہ صاحب نے مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب کا تعارف پیش کیا جس کے بعد پروگرام آگے بڑھا۔

شعری نشست کی صدارت مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب عابدؔ نے فرمائی اور نظامت کے فرائض خاکسار راقم الحروف نے ادا کئے۔ جن شعراء نے اس نشست میں اپنا اپنا کلام پیش کیا ان کے اسماء اور نمونہ کلام پیش خدمت ہے۔

محمد مقصود احمد

سو ورھیاں توں ورھدا جاندا کدی وی مکیا نئیں
ایہ اکھیاں دا پانی اے ایہ کدی وی سکیا نئیں
تیرے ہتھ حوالے کیتا میں جس دن دا دل
پتھر کھادے تھپڑ کھادے کدی وی دُکھیا نئیں

سید منظور احمد طلحہ

اک شجر سے اور حسیں ایک چہرۂ مہتاب سے
خاص ہے اپنی عقیدت رفعت نایاب سے

محمد فیاض احمد فیضی

سانوں ایناں بڑا ستایا، لٹیاں زیناں گھر جلایا
ہتھ فیر وی کچھ نہ آیا پورے کیتے اینہاں سارے چا
رباسن ہن ساڈی دعا

منیر احمد ظہور بلوچ

گزرے ہیں بہت نیک زمانے میں بشر بھی
شیریں تھی زباں ان کی زبانوں میں اثر بھی

ماسٹر محمد انور

چک چٹھے دے اک حکیم دی اج میں گل سناواں
میرے اج دے شعراں دا اے ایہو وی سرناواں

رفیق اکبر

محبت سے کرنی ہے جو بات کر
بڑا گہرا ہوتا ہے اس کا اثر
کسی کل کا نہ کوئی کر اعتبار
عمل نیک کرنا ہے تو آج کر

سید اسرار احمد توقیر

جن کی خاطر اہتمام رنگ و بو کرتے رہے
وہ ہمیں ہی بزم میں بے آبرو کرتے رہے

ناصر احمد جاوید ہنجرا

سن لندن جاندیا راہیا وے میرے آقانوں میرا اسلام آکھیں
ہتھ بنھ کے عرض کریں ایہ دیندا پیام غلام آکھیں

ڈاکٹر حنیف قمر صاحب

مرا چھوٹا سا یہ اک کام کر دے
الیکشن میں اسے ناکام کر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
اپوزیشن کا پہیہ جام کر دے

انور ندیم علوی

نہیں نفرت کسی سے بھی وفا کے گیت گاتا ہوں
میں گالی کے مقابل پر دعائیں دیتا جاتا ہوں
عجب ہے آنکھ کا پانی یہ تقدیریں بدلتا ہے
جہاں مشکل ہو کوئی میں یہ نسخہ آزماتا ہوں

عبدالسلام اسلام

گرتا ہے اشک میرا بہ ظاہر یہیں کہیں
پڑتا ہے پھر بھی جا کے نشانے پہ ٹھیک ٹھیک

پروفیسر مبارک احمد

تم ہو میرے دنیا میں چاند جیسے دریا میں
کتنے دور رہتے ہو کتنے پاس لگتے ہو

ان شعراء کے علاوہ حکیم عبدالعزیز صاحب کے بڑے صاحبزادے مکرم قاضی نذر محمد صاحب کا کلام مکرم ناصر احمد صاحب ہنجرا نے پیش کیا۔ مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب نے شعراء اور سامعین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں تیرہ شعراء کے علاوہ ایک سو دس حاضرین نے شرکت فرمائی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب نائب صدر عمومی نے پروگرام کے آخر پر دعا کروائی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد ایوب صابر صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مریم ایوب نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ سے مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ مریم ایوب مکرم حکیم محمد افضل فاروق صاحب اوچ شریف کی پوتی اور مکرم محمد الیاس باجوہ صاحب ملتان کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک قسمت بنائے نیز انوار قرآن کریم کا حقیقی اور صحیح فہم عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم فیضان احمد علی صاحب واقف نو جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم ریحان احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور مورخہ 28 مئی 2010ء کو سانحہ ماڈل ٹاؤن میں زخمی احباب جماعت کو طبی امداد کی کوشش میں اپنی تکلیف کو بھول گئے۔ اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی کے فریکچر، کندھے کی شدید تکلیف اور مسلسل علاج کے باوجود تا حال ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد اور تمام زخمیوں کو جلد کامل شفا عطا فرمائے اور صبر و استقامت بخشے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

مکرمہ قدسیہ محمود سردار صاحبہ اہلیہ مکرم سردار محمود الغنی صاحب معاون صدر وقفات نو مجلس بیت النور لاہور لکھتی ہیں۔

مکرم عطاالحی صاحب واقف نو ابن محترم محمد انور صاحب (شہید) خادم بیت النور لاہور 28 مئی 2010ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں دہشت گردی کے دوران ڈیوٹی دیتے ہوئے شدید زخمی ہوئے۔ اس وقت جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ عزیزم کو سینے اور پیٹ میں گولیاں لگی ہیں۔ ان کے دو آپریشن ہو چکے ہیں۔ پہلے بہت نازک حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے اب طبیعت سنبھل چکی ہے۔ مگر ابھی بھی بخار ہو جاتا ہے اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مکمل شفا یابی عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے نیز دین و دنیا کی برکات سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم نصیب احمد بٹ صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 17 جون 2010ء کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت منیب احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد حنیف بٹ صاحب مرحوم آف 219 ر۔ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد کا پوتا اور مکرم خواجہ ضیاء الدین بٹ صاحب آف ٹاؤن شپ لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک، صالح اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب

محترمہ رضوانہ منان صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کے شوہر مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور ڈائریکٹر واپڈا لاہور مورخہ 2 جون 2010ء کو قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ آپ مکرم عبدالستار صاحب کے بھائی تھے۔ ان کی وفات پر احباب جماعت/رشتہ داروں نے خود آ کر، خطوط، ٹیلی فون، ای میل کے ذریعہ اظہار ہمدردی اور تعزیت کرتے رہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ڈاک اور ٹیلی فون کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کیا جا سکے۔ لہٰذا الفضل اخبار کے ذریعہ خاکسارہ اور بچے شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم عبدالمنان صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام سے نوازے۔ درجات بلند کرے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک طلعت اعجاز صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

مکرم میاں شریف احمد صاحب ابن مکرم میاں روشن دین صاحب زعیم مجلس انصاراللہ منڈی بہاؤالدین شہر تین ماہ بیمار رہ کر 11 مئی 2010ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے ان کی عمر 67 سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز 8 بجے رات مکرم نصیر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ منڈی بہاؤالدین شہر نے پڑھائی۔ موصوف بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے ان کی میت اسی رات ربوہ لیجائی گئی جہاں پر بعد نماز فجر 12 مئی 2010ء کو بیت المبارک میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مکرم میاں شریف احمد صاحب نماز پنجگانہ کا التزام کرنے والے متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ عشق تھا متعدد جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ آپ بسلسلہ ملازمت رسالپور میں قیام پذیر رہے اور تقریباً 35 سال وہاں پر سیکرٹری مال اور دوسرے عہدوں پر کام کرتے رہے۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم میاں محمود احمد صاحب مربی سلسلہ بھون ضلع چکوال اور 4 بیٹیاں اور بیوہ یادگار چھوڑی ہیں ان کے ایک داماد مکرم حافظ لئیق احمد صاحب مربی سلسلہ سرینام امریکہ، دوسرے داماد مکرم منیر احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع منڈی بہاؤالدین اور سب سے چھوٹے داماد مکرم ظہور احمد صاحب قائد مجلس منڈی بہاؤالدین شہر ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

داخلہ دارالصناعہ

دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک 2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ
3۔ ووڈ ورک (کارپینٹر) 4۔ جدید باغبانی
5۔ ویلڈنگ و سٹیل فیبریکیشن

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن 2۔ جنرل الیکٹریشن
3۔ پلمبنگ 4۔ کمپیوٹر کورس
5۔ ڈرائیونگ

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ، فون نمبر 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ کلاسز کا آغاز 3 جولائی 2010ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ تمام طلباء جو ادارہ ہذا سے کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے درخواست ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے حاصل کریں۔

(نگران دارالصناعہ)

مشہور سائنسدان
ایلن ٹیورنگ

23 جون 1912ء کو لندن میں پیدا ہوا۔

1931-35ء ریاضیاتی منطق کی تعلیم کیمبرج میں حاصل کی۔ 1937ء میں ایک امتیازی مقالہ لکھا جس میں ایک خیالی یا فرضی ٹیورنگ مشین متعارف کرائی۔

1939-45ء کے دوران ایک جماعت کے ساتھ مل کر Nazis, Enigma کو پڑھنے کے لئے خفیہ طور پر کام کیا۔ 1950ء میں ایک مقالہ رسالہ "Mind" میں شائع کیا جس میں مصنوعی ذہانت پیدا کئے جانے کی پیشگوئی کی۔ 1954ء میں 41 سال کی عمر میں خود کشی کر لی۔

ایلن ٹیورنگ کہتا ہے کہ کیا مشینیں سوچ سکتی ہیں؟ "نہایت بے معنی سوال ہے۔ ریاضیاتی منطق کے مبہم میدان میں ایک مسئلے پر غور کرتے ہوئے ایلن ٹیورنگ کے ذہن میں ایک ایسی مشین کا تصور آیا جو انسانی استدلال کی نقل اتار سکتی ہو۔ کمپیوٹر کی ایجاد کا سہرا بہرحال ٹیورنگ کے سر ہے۔

جلسہ یوم والدین و تقریب
تقسیم انعامات

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ چوکنانوالی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس کنجاہ ضلع گجرات کو اپنی سالانہ تقریب تقسیم انعامات مورخہ 23 اپریل 2010ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب میں سکول میں کامیاب ہونے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم بشیر احمد صاحب صدر جماعت کنجاہ تھے۔ بعد ازاں جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا جس میں خاکسار نے تربیت اولاد کے حوالے سے تقریر کی۔ 23 کے قریب حاضری تھی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو احسن رنگ میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ساہیوال و خانیوال کے اضلاع کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ہفتہ تعلیم القرآن

(لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نظارت تعلیم القرآن سے موصولہ پروگرام کے تحت ربوہ میں مورخہ 7 تا 13 مئی 2010ء کو ''ہفتہ تعلیم القرآن'' منایا گیا۔ اس حوالے سے مورخہ 5 مئی 2010ء کو سیکرٹریان تعلیم القرآن ربوہ اور نائب زعماء مجلس انصاراللہ برائے تعلیم القرآن ربوہ کی ایک میٹنگ بلوائی گئی جس میں محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے تعلیم القرآن کے کام میں مستعدی پیدا کرنے' قرآن کریم ناظرہ نہ جاننے والوں کو ناظرہ سکھانے، روزانہ تلاوت کے معیار کو بڑھانے اور ترجمہ قرآن سیکھنے کے حوالے سے تلقین کی۔ اس میٹنگ میں 50 سیکرٹریان تعلیم القرآن اور 52 نائب زعماء تعلیم القرآن حاضر ہوئے۔ ہفتہ تعلیم القرآن کا آغاز جمعۃ المبارک کے روز سے ہوا۔ ربوہ کے ہر محلّہ میں خطبہ جمعہ تعلیم القرآن کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر دیا گیا۔

مورخہ 9 مئی کو دارالعلوم غربی خلیل میں اس حوالے سے جلسہ ہوا جس کی حاضری 74 تھی۔ 10 مئی کو دارالیمن غربی شکر میں جلسہ ہوا جس کی صدارت محترم ناظر صاحب تعلیم القرآن نے کی۔ حاضری 162 رہی۔ اسی طرح 11 مئی کو دارالنصر شرقی نور میں جلسہ ہوا جس کی حاضری 82 رہی۔ نیز ایک مقابلہ قرآن کوئز (تحریری) بھی کروایا گیا۔ 12 مئی کو فیکٹری ایریا سلام میں ناظر صاحب تعلیم القرآن کی زیرصدارت جلسہ ہوا حاضری 143 رہی۔ 13 مئی کو احمد نگر میں جلسہ ہوا جس میں 30 بچوں کی ''تقریب آمین'' بھی ہوئی۔ اس جلسہ کی صدارت بھی ناظر صاحب تعلیم القرآن نے کی۔ حاضری 505 رہی۔ دارالصدر شرقی طاہر میں دو اجلاس ہوئے۔ جن کی حاضری بالترتیب 53 اور 64 رہی۔ دارالعلوم شرقی ہادی میں جلسہ کی حاضری 35 رہی۔ دارالرحمت شرقی راجیکی میں تقریب آمین اور دارالیمن وسطی سلام میں اطفال کا مقابلہ تلاوت منعقد ہوا۔ رحمٰن کالونی میں جلسہ کی حاضری 105 رہی۔ دارالشکر میں بھی جلسہ ہوا۔ شکور پارک میں جلسہ کی حاضری 38 تھی۔ اسی طرح ایک جلسہ دارالنصر شرقی محمود میں محترم ناظر صاحب تعلیم القرآن کی زیرصدارت ہوا۔ حاضری 152 تھی۔

مورخہ 27 مئی کو سال 2010ء کے دوران پہلی دفعہ قرآن کریم ختم کرنے والے 144 واقفین نو اطفال کی اجتماعی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں محترم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز نے واقفین نو بچوں سے قرآن کریم سنا۔ اس اجلاس کی حاضری 325 تھی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھرپور طور پر قرآن کریم کی خدمات بجالانے کی توفیق دے۔ آمین

خبریں

ایران پر امریکی پابندیوں کی پاسداری کریں گے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے ایران پر پابندیاں عائد کیں تو عالمی برادری کا رکن ہونے کے ناطے پاکستان ان کی پاسداری کرے گا۔ وزیراعظم من موہن سنگھ کا خط موصول ہوا ہے۔ پاکستان اور بھارت لڑائی کے متحمل نہیں ہوسکتے، تصفیہ طلب مسائل مذاکرات کی میز پر حل کرنے چاہئیں۔ صوبوں کے درمیان اتفاق رائے تک کالا باغ ڈیم کے حق میں نہیں۔

پنجاب حکومت نے لگژری گاڑیوں پر ٹیکس ختم کر دیا

صوبائی وزیرخزانہ پنجاب تنویر اشرف کائرہ نے کہا ہے کہ صوبے میں لگژری گاڑیوں پر ٹیکس ختم کردیا گیا ہے، پنجاب یوتھ فنڈ کیلئے 2 ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں، سستی روٹی سکیم جاری رکھنے کا فیصلہ۔ لگژری گاڑیوں پر ٹیکس صوبے کے وسیع تر مفاد میں ختم کیا گیا۔ گرین ٹریکٹر سکیم دوبارہ شروع کرنے پر غور ہوسکتا ہے۔

ریلوے کا کرایوں میں 15 فیصد اضافے کا فیصلہ

پاکستان ریلوے نے تنخواہوں اور دیگر مراعات میں اضافے کے بعد کرایوں میں 15 فیصد اضافے کا فیصلہ کرلیا اور اس حوالے سے سمری منظوری کیلئے باقاعدہ طور پر وفاقی حکومت کو بھجوادی ہے۔

چاند پر پانی توقع سے سو گنا زیادہ

سائنسدانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ چاند پر پہلے سے حاصل کئے گئے اعداد و شمار کی نسبت سو گنا پانی زیادہ ہے اور یہ چاند کی سطح کے اندر گہرائی تک پھیلا ہوا ہوسکتا ہے۔ مستقبل میں مزید تحقیق سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا کہ وہاں پر موجود پانی تک رسائی کس طرح سے ممکن ہو سکے گی اور پھر چاند پر زندگی کی بقا کے بارے میں بہت سی نئی باتیں سامنے آئیں گی۔ خلائی ماہرین اس تحقیقی رپورٹ کو بہت بڑی پیشرفت قرار دے رہے ہیں۔

(روزنامہ آجکل 17 جون 2010ء)

نماز جنازہ

۞ مکرم بشارت احمد قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی اور مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ بینن کے والد محترم منیر احمد ناصر صاحب صدر محلّہ دارالفضل شرقی ربوہ 18 جون 2010ء کو ہالینڈ میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 23 جون کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ادا کی جائے گی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

انٹری ٹیسٹ کی تیاری کیلئے کلاس کا اہتمام

۞ نظارت تعلیم کے زیر انتظام مختلف تعلیمی اداروں میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ کلاس کا انعقاد کیا جارہا ہے اس کلاس میں میڈیکل، انجینئرنگ، فائن آرٹس' آرکیٹکچر، بزنس ایڈمنسٹریشن وغیرہ کی فیلڈز میں جانے کیلئے انٹری ٹیسٹ کی تیاری کروائی جائے گی۔ انٹری ٹیسٹ کلاس کی رجسٹریشن 23 تا 27 جون 2010ء نظارت تعلیم کے دفتر میں ہوگی۔ انٹری ٹیسٹ کلاس کی فیس -/3000 روپے ہوگی۔ مزید معلومات کیلئے نظارت تعلیم سے رابطہ فرمائیں۔ رجسٹریشن کیلئے صرف لڑکے اپنی ایک عدد تصویر ہمراہ لائیں۔

(نظارت تعلیم)

احباب محتاط رہیں

۞ ایک دوست جن کا نام غلام فرید ولد محمد رمضان قوم اعوان سابق رہائشی لاہور نے کچھ عرصہ قبل بیعت کی تھی۔ ان کے بارہ میں شکایت موصول ہوئی ہے کہ وہ جعلی خطوط تیار کر کے احمدی احباب سے اپنے مفاد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دھوکہ دہی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ احباب جماعت ان سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

باصلاحیت گریجوایٹ ریپس
جزوقتی/کل وقتی، ہر ضلع سے، مطلوب ہیں۔
سجاد سنٹر ربوہ
047-6214226
0334-6372030

ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی خریدوفروخت کا بااعتماد ادارہ
ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
فون آفس: 047-6213550
پروپرائٹر: عامر گوپے راہ 0333-9797450

PREMIER EXCHANGE
Formaly Jakarta Currency
Exchange co.'B' PVT.LTD.
co.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690
Fax: 042-7568060, Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FD-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238